

فقہِ السُّنَّة

کتابُ الجَنَائِز

جننے کے مسائل



مؤلف

محمد اقبال کیدانی

جامعہ ملک سعود، الرياض

۲۵

ج -

حزب پبلیکیشنز
شیش محلہ
لاہور

تَقْطِيبُ الشَّيْءِ
⑤

کتابُ الْجَنَائِزِ

جنسے کے مسائل



محرم اقبال کیمڈانی

جامعہ ملک مسعود، الرياض



پیشہ کار
لاہور

حیات پبلیکیشنز

مجلہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام	بنارے کے مسائل
نام مولف	محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ
اہتمام	ہارون الرشید کیلانی
ناشر	حدیث پبلیکیشنز، ۲ فیش محل روڈ، لاہور
طبع	مارچ ۱۹۹۷ء
قیمت	۲۲ روپے 25224

ویرال

رابطہ کے لئے

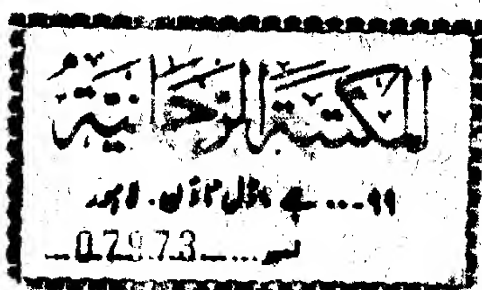
1- ہارون الرشید کیلانی

۲- فیش محل روڈ، لاہور

2- محمد اقبال کیلانی

ص ب : ۸۰۰، الریاض ۱۳۳۲۱، سعودی عرب

فون : کمر : ۲۰۶۵۳۲، دفتر : ۳۶۷۳۳



فہرس

نمبر شمار	اسماء الابواب	نمبر باب
۱	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	۱
۲	اصطلاحات الحدیث مختصراً	۲
۳	قَبْلَ الْمَرَضِ	۳
۴	بَابُ الْمَرَضِ وَالْعِبَادَةِ	۴
۵	بَابُ الْمَوْتِ وَالْمَيِّتِ	۵
۶	بَابُ التَّغْرِیْبَةِ	۶
۷	بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ	۷
۸	بَابُ التَّكْفِیْنِ	۸
۹	بَابُ الْجَنَازَةِ	۹
۱۰	بَابُ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ	۱۰
۱۱	بَابُ التَّحْنِیْنِ	۱۱
۱۲	بَابُ زِیَارَةِ الْقُبُورِ	۱۲
۱۳	بَابُ اِیْصَالِ الثَّوَابِ	۱۳
۱۴	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	۱۴
۱۵	مختصر اصطلاحات حدیث	۱۵
۱۶	بیماری سے پہلے	۱۶
۱۷	بیماری اور بیمار پر ہی کے مسائل	۱۷
۱۸	موت اور میت کے مسائل	۱۸
۱۹	تعزیت کے مسائل	۱۹
۲۰	غسل میت کے مسائل	۲۰
۲۱	کفن کے مسائل	۲۱
۲۲	جنازہ کے مسائل	۲۲
۲۳	نماز جنازہ کے مسائل	۲۳
۲۴	تدفین کے مسائل	۲۴
۲۵	زیارت قبور کے مسائل	۲۵
۲۶	ایصال ثواب کے مسائل	۲۶



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

بعد

انسانی زندگی میں پیدائش اور موت دونوں ہی بڑی اہمیت کے حامل واقعات ہیں۔ پیدائش کے مقابلے میں موت کے اثرات کہیں زیادہ گہرے اور دیرپا ہوتے ہیں۔ موت سے پہلے ہی بیماری کی حالت میں شرکیہ رسموں اور بدعت کا ایمانہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو موت کے بعد بھی طویل عرصے تک جاری رہتا ہے۔

غور فرمائیے! انسان جب بستر مرگ پر ہوتا ہے تو سارے گھر میں عجیب سی نفسیاتی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تیارواری کرنے والوں کا احساس ناکامی، تقدیر کے سامنے انسان کی بے بسی، اپنے بل بچوں سے ہمیشہ ہمیشہ جدائی کا الٹا تصور، موت کا خوف اور گھبراہٹ، موت کے تمام تر آثار و قرائن کے باوجود نہ تو لواحقین اپنے بیمار کو اس دنیا سے رخصت کرنے کے لئے ذہنی طور پر تیار ہوتے ہیں اور نہ ہی مریض اس دنیا کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوتا ہے امید و بیم کی اس کشمکش میں لواحقین اور مریض ہر وہ چلن کر گزرنے پر تیار ہوتے ہیں جو اس وقت کوئی حکیم یا جوگی، پیر یا سادھو، عالم یا جلال بتائے۔ موت کے اس جان گسل مرحلے میں شیطان انسان کو شرک و بدعت کے تمام راستے (شرکیہ دم جھاڑ، تعویذ، کھڑے، ٹوٹے، ٹوکے، مزادوں سے خاک شفا حاصل کرنا، مزادوں پر دھاگے باندھنا، فوت شدہ بزرگوں کے حصوں کی غذریں، نیازیں دینا اور منتیں ماننا اور چڑھلوے (چڑھاؤ فیرو) دکھا دیتا ہے جنہیں اپنے ضعیف ایمان اور کمزور عقیدے کی وجہ سے مسلمانوں کی اکثریت ہمتی اختیار کر لیتی ہے۔

موت کے بعد تعویذ کا مرحلہ آتا ہے، مرنے والی کی جدائی کا صدمہ اور رنج انسان کے دل و جان کو بے قابو کر دیتا ہے، انسان ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے آزمائش کے اس موقع پر بھی شیطان انسان کے دین و ایمان پر حملہ آور ہوتا ہے اور لواحقین کو مسنون طریقوں سے ہٹا کر خلاف سنت کاموں (روائے، پٹنے، نوحہ و ماتم کرنے، پکڑے پھاڑے ہل نوچنے، سینہ کوئی کرنے، چہرے پر ہاتھ مارنے، سیاہ لباس پہننے، وغیرہ) پر لگا دیتا ہے۔ تعویذ کے لئے مسلسل کئی کئی ہفتے خصوصی اجتماعات (مستم یا پھوڑی ڈالنا) کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسی قسم کی جہلانہ رسموں سے ہے۔

تعزیت کے بعد تعزیت سے بھی اہم مرحلہ ایصالِ ثواب کا ہے ہر مسلمان مرد یا عورت عالم ہو یا جمل یہ عقیدہ بہر حال رکھتا ہے کہ مرنے کے بعد انسان کو اپنے اعمال کی جزایا سزا ضرور ملتی ہے۔ لہذا ہر آدمی اپنے فوت شدہ اعزہ کو کسی نہ کسی طرح ثواب پہنچانا ضروری سمجھتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت اپنے معاشرے اور ماحول میں ایصالِ ثواب کے لئے جو کچھ ہو تا دیکھتی ہے اسے کرنا شروع کر دیتی ہے مثلاً رسم قُل، رسم فاتحہ، رسم سوگم، ساتواں، دسواں، گیارہواں، بیسواں، چالیسواں، میت کے گھر بڑے کھانے کا اہتمام، قرآن خوانی کا اہتمام برسی منانا، قبر پر کھانا یا مٹھائی وغیرہ لے جا کر تقسیم کرنا وغیرہ کسی کو اس بات پر سوچنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ ان تمام مروجہ اعمال وافعال کا دین کے ساتھ کوئی تعلق ہے بھی یا نہیں یا یہ تمام افعال محض جہالت، عجمی تصورات اور ہندوانہ رسموں سے متاثر ہو کر ہم نے اختیار کر رکھے ہیں ایصالِ ثواب کے یہ طریقے اپنا کر لواحقین اپنے طور پر یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے مرنے والے کے ساتھ اپنے تعلقِ محبت اور عقیدت کا پورا پورا حق ادا کر دیا ہے اور انہیں یہ بھی اطمینان ہو جاتا ہے کہ کم از کم سال بھر کے لئے تو ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہو ہی گئے ہیں۔

سب سے آخر میں زیارتِ قبور کا مرحلہ آتا ہے۔ قبروں پر مزار اور قبے تعمیر کرنا، عرس اور میلے لگانا، چراغاں کرنا، پھولوں کی چادریں چڑھانا، قبروں کو غسل دینا، قبر کے نزدیک یا دُور بالوب ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، قبر پر جھکنا سجدہ کرنا، قبر یا مزار کو بوسہ دینا، قبر یا مزار کا طواف کرنا، قبر پر بیٹھ کر تلاوت کرنا، نماز پڑھنا، اہل قبور کے سامنے اپنی حاجت اور مشکلات پیش کرنا۔ انہیں حاجت دوا سمجھ کر مرادیں مانگنا، تیزان سے دعا کی درخواست کرنا۔ یہ وہ سارے غیر مستنون افعال ہیں جن کا تعلق زیارتِ قبور سے ہے اور مسلمانوں کی کثیر تعداد ثواب اور اجر کی نیت سے انہیں کئے جا رہی ہے زیارتِ قبور کے سلسلے میں اس افسوسناک حقیقت سے کون واقف نہیں کہ وطن عزیز کے صوبہ سندھ میں ”لواری“ کے مقام پر ایک مزار ایسا بھی ہے جہاں سال بہ سال حج ادا کیا جاتا ہے۔ مزار کا طواف کرنے کے بعد باقاعدہ قرہانی دی جاتی ہے۔ (۱) یہ ”اعزاز“ بھی نظریاتی بنیادوں پر قائم ہونے والی دنیا کی واحد ریاست۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کو حاصل ہے کہ اس کے ایک شہر پاکپتن (ضلع ساہیوال) میں ایسا مزار بھی موجود ہے جہاں اللہ کے ایک نیک اور صلح بندے کے مرقد پر مزار کے ساتھ بھٹی دروازہ (بابِ جنت) تعمیر کیا گیا ہے۔ جو سال بہ سال زائرین کے لئے کھولا جاتا ہے، ایک طرف نذرانے پیش کئے جاتے ہیں اور دوسری طرف جنت کی ضمانتیں مہیا فرمائی جاتی ہیں۔ عام آدمی سے لے کر امراء اور وزراء تک سب کے سب آنکھیں بند کر کے دونوں ہاتھوں سے دین و دنیا کی دولت اس اہلن اور یقین کے ساتھ لٹاتے چلے جاتے ہیں کہ ہم نے ”بابِ

کچھ عرصہ قبل حکومت پاکستان نے اس پر پابندی لگادی تھی لیکن نظامِ جاہلیت کے عافیتوں اور طلبہ داروں نے اس کے خلاف عدالت میں رٹ دائر کر رکھی ہے۔

جنت" سے گزر کر واقعی اللہ کی جنت حاصل کر لی ہے۔

زیارت قبور کا ایک اور الناک پہلو یہ ہے کہ اللہ کے وہ نیک اور متقی بندے جو ساری عمر حق خدا کو اسلامی طریقوں کے مطابق پاک صاف اور سخی زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتے رہے، لوگوں کو عصمت و عفت کا درس دیتے رہے، انہی کے مرقدوں اور مزاروں کو آج منشیات کے گلوباری مراکز، لاشی و بے حیائی کے لڑے پھولا گیا ہے۔ پاکستان کے پس ماندہ اور دور دراز علاقوں میں مزاروں اور خانقاہوں پر جنم لینے والی داستانیں سنیں تو کلیجہ منہ کو آتا ہے لوگ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے اور کانوں سے سنتے ہیں۔ لیکن ایمان کے شغف اور عقیدے کے بگاڑ کا یہ عالم ہے کہ پھر بھی "ثواب دارین" حاصل کرنے کے لئے کھپے چلے آتے ہیں۔

کارکن کرام انور فرمائیں۔ جنازے کے مسائل میں دین کے نام پر شامل کئے گئے رسم و رواج، بدعت اور شرک کی کتنی پھولی ہوئی گڈھڑیاں مل کر شرک کی عظیم شاہرہ تعمیر کر دیتی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ دین میں رائج تمام تر شرک و بدعت میں سے نوے فیصد کا تعلق صرف جنازے کے مسائل سے ہے تو اس میں قطعاً کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ شرکت کی مذمت میں قرآن مجید اور ذخیرۃ احادیث بھرا ہوا ہے۔ چند قرآنی آیات اور احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ سورہ مائدہ میں اللہ پاک فرماتے ہیں۔

﴿أَنَّهُ مَن يَشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ﴾ (۷۲:۵)

جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

۲۔ سورہ نساء میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَن يَشَاءُ﴾ (۱۶:۴)

اللہ کے ہاں شرک کی کوئی بخشش نہیں اس کے علاوہ اور سب کچھ معاف ہو سکتا ہے جسے وہ معاف کرنا چاہے۔

۳۔ سورہ الزمر میں اللہ پاک کا فرمان ہے۔

﴿لَئِن أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (۶۵:۳۹)

اے نبی ﷺ اگر آپ نے بھی شرک کا رونا کھب کیا تو تمہارا سارا کیا کر لیا ضائع ہو جائے گا اور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

۴۔ سورہ اشعراء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

﴿فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُغْلَبِينَ﴾ (۲۶:۲۱۳)

اے نبی ﷺ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہ بنانا ورنہ تم بھی سزا پانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے۔
 ۵۔ سورہ توبہ میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔

﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَاللَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولَىٰ قُرْبَىٰ مِنْ نَفْسِهِمَا
 نَبِيُّ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴾ (۱۱۳:۹)

نبی ﷺ اور اہل ایمان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں چاہے وہ ان کے
 رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں جب کہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ مشرک جہنمی ہیں۔
 ۶۔ صحیح بخاری مسلم کی ایک حدیث شریف ملاحظہ ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُفَوِّتَاتِ قَالُوا
 يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ ؟ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسُّخْرُ وَالنَّفْسُ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَ
 أَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالنَّوْكَى يَوْمَ الزَّخْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْفَاحِشَاتِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (لوگرو!) سات ہلاک کرنے والی باتوں سے بچو۔ صحابہ
 کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ سات باتیں کونسی ہیں ؟ آپ نے فرمایا (۱) اللہ سے شرک
 کرنا (۲) جلود کرنا (۳) ناحق کسی جان کو قتل کرنا (۴) سود کھانا (۵) عظیم کھل (مجاہز طریقے سے)
 کھانا (۶) میدان جنگ سے بھاگنا (۷) ایماندار پاکدامن اور بھولی بھولی عورتوں پر حسرت لگانا۔

۷۔ مسند احمد کی ایک حدیث میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس بات کی وصیت
 فرمائی کہ

﴿ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قُلْتَ أَوْ خَوَّفْتَ ﴾

اے معاذ رضی اللہ عنہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا خواہ تجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔
 مذکورہ بالا آیات اور احادیث سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ صرف شرک ہی وہ واحد گناہ
 ہے جو اللہ کے نزدیک ناقابل معافی ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی دو ٹوک فیصلہ کر رکھا ہے
 کہ اس کے مرتکب پر جنت حرام ہے اور مشرک کا لہدی ٹھکانہ جہنم ہے۔ سارے قرآن مجید میں اتنی
 شدید تنبیہ کسی دوسرے گناہ کے بارے میں نہیں آئی کہ براہ راست رسول اللہ ﷺ کو خطاب کر کے
 فرمایا گیا ہو "اے نبی ﷺ! اگر تم بھی شرک کے مرتکب ہوئے تو تمہارے سارے کے سارے اعمال
 ضائع کر دیئے جائیں گے اور ہماری سزا سے نہ بچ سکو گے۔" اللہ تعالیٰ نے نہ صرف نبی اکرم ﷺ کو بلکہ تمام
 مسلمانوں کو مشرک کے مرنے کے بعد اس کے لئے دوائے بخشش تک کرنے سے منع فرمایا ہے۔ خود
 رسول اللہ ﷺ نے انسان کو دنیا و آخرت میں ہلاک کرنے والی باتوں میں سے شرک کو سرفہرست شمار

فرمایا اور اپنے صحابی ﷺ کو اس بات کا حکم دیا کہ قتل ہونیا آگ میں جل جانا برداشت کر لینا، لیکن شرک کے قریب بھی نہ جانا۔

نبی اکرم ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے بھی ہمیں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ ﷺ نے مکی یا مدنی زندگی کے کسی بھی موقع پر شرک کے معاملے میں معمولی سی ممانعت بھی گوارا نہیں فرمائی۔ مکی زندگی میں جب رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ انتہائی کٹھن اور جان لیوا آزمائشوں سے گزر رہے تھے تو آنحضور ﷺ نے ایسی حکومت کی قیادت سنبھالنے کی پیشکش کو یکسر ٹھکرا دیا، جو نظام شرک کی بنیاد پر قائم تھی اور جسے قریش مکہ شرک کی بنیاد پر ہی قائم رکھنا چاہتے تھے۔ اس کے مقابلے میں ایک طویل اور صبر آزما جدوجہد کے بعد رسول اللہ ﷺ نے خود ایک ایسی حکومت کی بنیاد رکھی جو خالص نظام توحید پر قائم تھی۔ جس میں حضور اکرم ﷺ کو یہ طاقت اور قوت حاصل تھی کہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو سارے عالم عرب میں یہ مشن دے کر بھیجا کہ جاو جہاں کہیں بھی تصویر نظر آئے اسے مٹا دو اور جہاں کہیں اونچی قبر دیکھو اسے زمین کے برابر کر دو۔ (احمد مسلم، ترمذی وغیرہ)

مکی زندگی میں ہی جب رسول اکرم ﷺ کو مصالحت کی غرض سے پیش کش کی گئی کہ ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کر لیا کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے یہ دو ٹوک اور واضح اعلان کر دیا۔

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۝ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ ۝ وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۝﴾

(ترجمہ: اے محمد ﷺ! کہہ دیجئے ایک اللہ کی بندگی سے انکار کرنے والو! میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی عبادت تم کرتے ہو، نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی عبادت تم کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں تمہارے لئے تمہارے دین ہے اور میرے لئے میرا دین)

۹۔ ہجری میں طائف سے جو حقیقت کا وفد قبول اسلام کے لئے حاضر خدمت ہوا تو یہ وفد پیش کی کہ اگر تین سال تک ہماری امتیہوں، حاجت روائیوں اور مشکل کشائیوں کے مرکز۔ لائے۔ کو توڑا جائے تو ہم اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے ان کی یہ شرط کسی قیمت پر قبول نہ فرمائی بلکہ وفد کے ایمان لانے کے بعد کے بعد آنحضور ﷺ نے وفد کے ساتھ ہی جناب ابو سفیان بن حربؓ اور مغیرہ بن شعبہؓ کو روانہ فرمایا کہ جاو سب سے پہلے ان کا بت توڑ کر آؤ۔ ایمان کے منہ پر اور عقیدے کے بگاڑ کی انتہا ملاحظہ ہو کہ طائف پہنچ کر حضور اکرم ﷺ کے نمائندے بت توڑنے لگے، تو

سارے شہر کے بچے بوڑھے، عورتیں اور مرد اُمنڈ کر جمع ہو گئے کہ دیکھیں ان لوگوں پر کیسے اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے۔ مشرکین طائف کی پرستش اور پوجا کا مرکز 'نذریں' نیازیں اور چڑھلوے وصول کرنے والا معبود توحید پرستوں کی ضربوں سے ریزہ ریزہ ہوتا رہا۔ دیکھنے والے حیران و ششدر ہوتے رہے اور نظام توحید کے علمبردار اپنا فرض ادا کر کے خدمتِ اقدس میں واپس تشریف لے گئے۔

دراصل دین اسلام میں عقیدہ ہی وہ بنیاد ہے جس پر تمام اعمال کی جزا اور سزا کا انحصار ہے اگر عقیدہ شرک سے پاک اور صاف ہے تو اعمال کی کوتاہیوں اور لغزشوں کی بخشش اور معافی کی پختہ امید رکھنی چاہئے۔ لیکن اگر عقیدے میں شرک کی آمیزش ہے تو پھر پہاڑوں کے برابر نیکیاں بھی کسی کلام نہیں آئیں گی۔

ہمارے معاشرے کا یہ کتنا برا اُللیہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد ایسی ہے جو محض جہالت اور غلط راہنمائی کی وجہ سے شرکیہ افعال کا ثواب سمجھ کر کر رہی ہے۔ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو معاشرے کے رسم و رواج، آباؤ اجداد کی اندھی تقلید اور خاندانی علوات کی بوجھل زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہلہل خواستہ اس راستے پر چل رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ ان زنجیروں کو کاٹ پھینکا جائے، لیکن انہیں کہیں سے راہنمائی میسر نہیں آتی۔ جہالت کے اندھیروں سے وہ ٹکنا چاہتے ہیں لیکن انہیں کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ کچھ یہی حال ان دینی جماعتوں کا بھی ہے جو وطن عزیز میں اس وقت نفقۂ اسلام یا اسلامی انقلاب برپا کرنے کی جدوجہد فرما رہی ہیں۔ بعض جماعتیں اپنے عقیدے کے بگاڑ کی وجہ سے خود شرک میں مبتلا ہیں۔ بعض جماعتیں سیاسی مصلحتوں کی خاطر اس مسئلے سے دامن بچا کر چلنے میں ہی اپنی کامیابی سمجھتی ہیں۔ بعض جماعتیں ویسے ہی شرک کو دوسرے یا تیسرے درجہ کا مسئلہ سمجھتی ہیں اور بعض جماعتیں اپنے اندرونی انتشار کے باعث اس اہل نظر نہیں آتیں کہ وہ خالص توحید کی بنیاد پر اسلامی انقلاب برپا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔ اسلامی انقلاب کے لئے پاک سر زمین کی تاریخ کسی ایسے رجلِ رشید کی منتظر ہے جو جملہ کے ذریعے خالص نظام توحید کی بنیاد پر انقلاب برپا کرنے کا علمبردار ہو۔

دور اپنے براہیم کی تلاش میں ہے
متم کدہ ہے جہاں لا الہ الا اللہ

اس صورت حال میں قرآن و سنت کے علمبردار اور شرک و بدعت سے بیزار نوجوانوں کو اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہئے اور یہ پختہ عہد کرنا چاہئے کہ ہم زندگی کے ہر معاملے میں 'گھریا ہو یا حلقہ احباب' اتباع سنت کی شمع روشن کریں گے، سنت رسول ﷺ کا چلن عام کریں گے۔ اور اس کے مقابلہ میں معاشرے کے بنائے ہوئے رسم و رواج، خاندانوں کی بنائی ہوئی روایات، آباؤ اجداد کی اختیار کی ہوئی جہلانہ علوات، علمائے سوء کی بنائی ہوئی بدعت اور غیر مسلموں سے مستعار لئے ہوئے تصورات کا لمحہ بھر

کے لئے بھی ساتھ نہیں دیں گے۔

ابتداء سنت کی دعوت دینے والوں کو یہ بات اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے کہ اولاً آج کا زمانہ نہیں یا تمیں سل قبل کے زمانہ سے بہت مختلف ہے۔ تعلیم نے لوگوں کے سوچنے اور سمجھنے کے انداز بدل دیئے ہیں روشن خیالی پیدا ہوئی ہے۔ ثانیاً یہ کہ ابتداء سنت کا موقف اس قدر جاندار اور مدلل ہے کہ تعصب اور فرقہ واریت سے پاک ذہن رکھنے والے ہر پرہیزگار مسلمان کے دل و دماغ میں فوراً اتر جاتا ہے لہذا زندگی کے ہر معاملے میں ہر جگہ ابتداء سنت کی دعوت پورے اعتماد اور پوری قوت کے ساتھ سر اٹھا کر کے دیتے ہیں کہ فقط یہی دین حق ہے۔

﴿ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِن أَكْثَرُ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (۳۰:۳۰)

یہی سیدھی راہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

کتاب اشاعت حدیث کے سلسلہ میں یہ بات قائل ذکر ہے کہ یہ کتب نہ تو کسی خالص کتب فقہ یا کسی خاص مسلک یا کسی خاص فقہ کی نمائندہ کتب ہیں جن میں اپنی پسند یا پسند کی احادیث جمع کی گئی ہوں نہ ہی یہ بحث مناظرے اور فلسفے کی کتب ہیں جن میں تالیفات اور توجیہات کے سارے مسائل کشید کئے گئے ہوں۔ نہ ہی ان کا انداز فرس مہلجے اور جیومیٹری کے مسائل کا ہے کہ تطبیقات کے ذریعے مطلوبہ مسائل حل کئے گئے ہوں۔ بلکہ یہ کتب صحیح احادیث پر مشتمل سنت رسول ﷺ اور آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایک سادہ اور عام فہم مجموعہ ہیں۔ جن میں درج شدہ احادیث کو پڑھ کر ایک عام پڑھا لکھا آدمی باسانی دینی مسائل سمجھ سکتا ہے۔ وہ عمل جو رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں سے ثابت ہے ”مسنون ہے“ کے الفاظ میں اور وہ عمل جو رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں سے ثابت نہیں ہے ”غیر مسنون ہے“ کے الفاظ میں درج کر دیا گیا ہے۔ چونکہ تمام مسلمانوں کے نزدیک سب سے پہلے رسول اکرم ﷺ کا قول و فعل اور اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں کا عمل ہی دین حق کا اصل معیار ہے لہذا بعد کے اختلافی مسائل اور مباحث میں پڑنے سے ہم نے گریز کیا ہے۔ قارئین کرام کی سہولت کے پیش نظر ہر موضوع سے متعلق ”غیر مسنون امور“ باب کے آخر میں یکجا کر دیئے گئے ہیں۔

صحیح احادیث کے معاملے میں اتنی وضاحت ہی کافی ہے کہ اہل سنن کی روایت کردہ معروف حدیث عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: لعن رسول اللہ ﷺ زائرات القبور و المتجلفدين علیہا المساجد و السروج (حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں، قبروں پر مساجد تعمیر کرنے والوں اور قبروں پر چراغ افعل کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے) محض اس لئے شامل نہیں کی گئی کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔ ساری کتب میں صحیح اور

حسن درجہ کا معیار قائم رکھنے کی پوری کوشش کی گئی ہے اس کے باوجود اگر کوئی حدیث ضعیف ہو تو براہ کرم ضرور آگاہ فرمائیں تاکہ ہم اگلی اشاعت میں اس کی تصحیح کر سکیں۔

بعض کرم فرماؤں نے اصطلاحات حدیث کی تعریف کے اختصار اور مزید اقسام کی طرف توجہ دلائی ہے جو بالکل مناسب ہے لیکن اس ایک صفحے کے مختصر نقشہ سے ہمارا مقصد اصطلاحات حدیث کے بارہ میں مکمل معلومات فراہم کرنا نہیں بلکہ عام پڑھے لکھے حضرات جو علم حدیث سے لاعلمی کے باعث ہر حدیث کو بلا تامل ضعیف کہہ دیتے ہیں، کے ذہنوں سے یہ تاثر دور کرنا مقصود ہے کہ علم حدیث کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ یہ ایک ایسا بحر بیکراں ہے جس پر بات کرنا ہر آدمی کے بس کی بات نہیں۔ محدثین کرام رحمہم اللہ علیم اجمعین کا احادیث قبول کرنے کے لئے شرائط مقرر فرماتا۔ حدیث کے راویوں کے حافظ، تقویٰ، دیانت، صداقت اور عقیدہ کی کڑی چھان پٹک کر کے حدیث کو مختلف اقسام میں تقسیم فرماتا حدیث بیان کرتے ہوئے مختلف مواقع کے لئے مختلف الفاظ مثلاً حدثنا، أخبرنا، أنبأنا وغیرہ استعمال فرماتا، کتب احادیث کے الگ الگ اصطلاحات وضع فرمائیہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ خود محدثین کرام حدیث کے معاملے میں کس قدر محتاط تھے کجا کہ ایک عام آدمی بلا سوچے سمجھے ہر بات کو حدیث کہہ کر بیان کر دے یا حدیث کو فوراً ضعیف کہہ کر مسترد کر دے۔ دیئے گئے مختصر نقشہ سے الحمد للہ یہ مقصد پوری طرح حاصل ہوتا ہے۔

جنازے کے بعض مسائل بڑے ہی نازک اور حساس تھے اللہ کریم سے دعاء ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے میری تمام تر علمی و علمی کم مائیگی کو اپنے دامن رحمت میں ڈھانپ لے آمین۔ واجباً لا حرام علمائے کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ متن حدیث، صحت حدیث، ترجمہ یا مسائل کسی بھی جگہ کوئی غلطی ہو تو براہ کرم ضرور مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ اگلی اشاعت میں اس کی تصحیح کر دی جائے گی۔

کتاب کی نظر ثانی والد محترم حافظ محمد لوریس کیلانی صاحب نے فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کتاب کے بہترین پلوؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کے اجر و ثواب میں میرے والدین محترمین اور ان کے والدین محترمین کو بھی شامل فرمائے۔ (آمین)

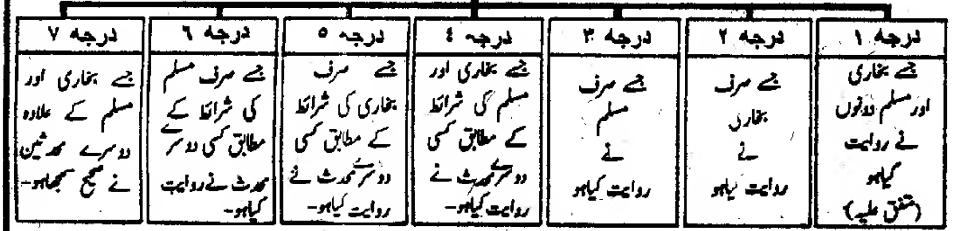
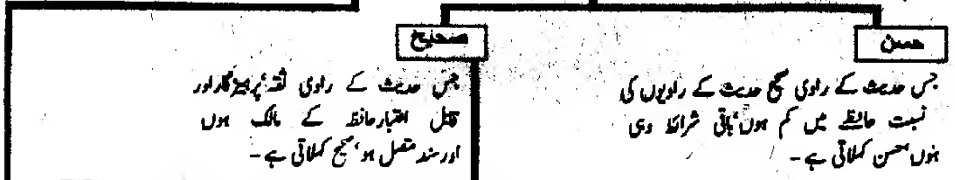
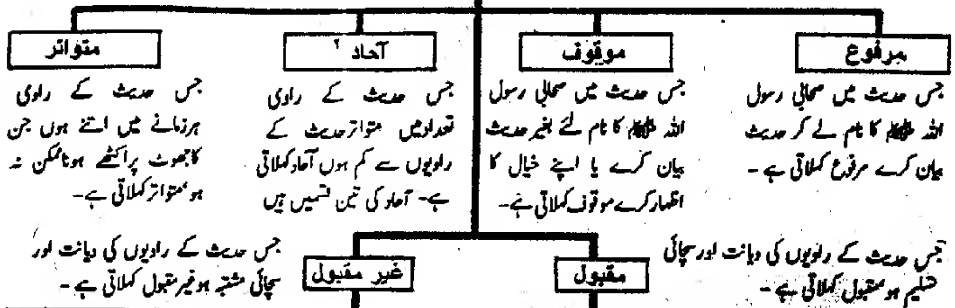
قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعاء فرمائیں اللہ تعالیٰ ہمیں اشاعت حدیث کی خدمت کا یہ سلسلہ مزید محنت اور غلوں سے جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور کتب احادیث کو عوام الناس کے استفادہ کا ذریعہ بنا کر ان تمام حضرات کی بخشش کا سبب بنائے جو کسی نہ کسی لحاظ سے ان کی تیاری میں حصہ لے رہے ہیں۔

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾

مختصر اصطلاحات حدیث

۱۔ رسول اللہ ﷺ کا لہجہ "قولی حدیث" آپ ﷺ کا لہجہ "فعلی حدیث" آپ ﷺ کی اہانت "تقریری حدیث" کہلاتی ہے۔

حدیث



ضعیف							
درجہ ۱	درجہ ۲	درجہ ۳	درجہ ۴	درجہ ۵	درجہ ۶	درجہ ۷	درجہ ۸
جسے بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہو	جسے بخاری نے روایت کیا ہو	جسے مسلم نے روایت کیا ہو	جسے بخاری اور مسلم کی شرکاء کے مطابق کسی دو شخص نے روایت کیا ہو۔	جسے بخاری کی شرکاء کے مطابق کسی دو شخص نے روایت کیا ہو۔	جسے صرف مسلم کی شرکاء کے مطابق کسی دو شخص نے روایت کیا ہو۔	جسے صرف مسلم کے علاوہ دوسرے محدثین نے صحیح سمجھا ہو۔	جسے بخاری اور مسلم دونوں نے روایت کیا ہو

معلق	منقطع	موسوع	مشروک	شاذ	منکر
جس حدیث کا ایک یا سارے راوی ابتدائے سند سے منقطع ہوں۔	جس حدیث کا ایک یا ایک سے زیادہ راوی وقت حیات سے منقطع ہوں۔	جس حدیث کے راوی کا حدیث کے معاملے میں جھوٹ یوں ثابت ہو۔	جس حدیث کے راوی ہر صحابی کی حدیث میں جھوٹ یوں ثابت ہو۔	ایک ثقہ راوی اپنے سے زیادہ راوی اور شاہد کی حفاظت کرے۔	جس حدیث کا راوی وہی یا قاسم یا دیگر ہو۔

اصطلاحات کتب

- ۱۔ صحاح ستہ: حدیث کی چھ کتب بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کو کتب صحیح کی بنا پر صحاح ستہ کہلاتی ہے۔
- ۲۔ جامع: جس حدیث میں اسلام کے حلقہ تمام محدثین کا نام ملے اور سند متصل ہو اور ہر جامع کہلاتی ہے۔
- ۳۔ منہج: جس کتب میں ۱۰۰ احادیث کے حلقہ املاء جمع کی گئی ہوں سنن کہلاتی ہیں مثلاً سنن ابی داؤد۔
- ۴۔ مسند: جس کتب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یک جا گردی گئیں ہوں مسند کہلاتی ہے مثلاً مسند احمد۔
- ۵۔ مستخرج: جس کتب میں ایک کتب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں مستخرج کہلاتی ہیں مثلاً مستخرج ابی یوسف۔
- ۶۔ مستدرک: جس کتب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرکاء کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتب میں درج نہ کی ہوں مستدرک کہلاتی ہے مثلاً مستدرک حاکم۔
- ۷۔ لاریجین: جس کتب میں پچاس احادیث جمع کی گئی ہوں اربعین کہلاتی ہے مثلاً اربعین نووی۔

۸۔ جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو یا دو سے کم ہوں "موقوف" جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں "موقوف" جس حدیث کے راوی کسی زمانے میں ایک یا دو رہے ہوں "موقوف" کہلاتی ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

كُلُّ مُحَدِّثٍ بِدْعَةٌ
وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نے فرمایا

(دین میں) ہر نئی چیز بدعت ہے

اور ہر بدعت گمراہی ہے — اور
ہر گمراہی کا ٹھکانہ آگ ہے۔

(اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔)

قَبْلَ الْمَرَضِ

بیماری سے پہلے

صحت کو بیماری سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانتا ہے۔

مسئلہ ۱

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْكِبِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَاهِدُ مَسِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ إِذَا أُمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصُّبْحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے میرا کندھا پکڑا اور فرمایا ”عبداللہ! دنیا میں مسافریا راہ چلنے والے کی طرح زندگی گزارو۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر رحمہ اللہ کہا کرتے تھے اگر شام کرلو، تو صبح کا انتظار نہ کرو اور اگر صبح کرلو تو شام کا انتظار نہ کرو اور صحت کو بیماری سے پہلے، زندگی کو موت سے پہلے غنیمت جانو۔“ سے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِعْمَتَانِ مَقْبُوءَتَانِ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصُّخَّةُ وَالْفَرَاغُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ”صحت اور فراغت دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے معاملے میں اکثر لوگ خسارے میں ہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



بَابُ الْمَرَضِ وَالْعِيَادَةِ

بیماری اور بیمار پر سی کے مسائل

مسئلہ ۲ مریض کی عبادت نہ کرنے والے سے قیامت کے دن سوال کیا جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يٰأَيُّهَا آدَمُ مَرَضْتَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي؟ قَالَ يٰ رَبُّ كَيْفَ أَغْوَيْتُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرَضَ فَلَمْ تُغِدِّهِ لَوْ غَدِّتَهُ لَوْ جَدِّتَنِي عَنْهُ، يٰأَيُّهَا آدَمُ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَطْعِمَنِي؟ قَالَ يٰ رَبُّ كَيْفَ أَطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطَاعَكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوْ جَدِّتَ ذَلِكَ عَبْدِي، يٰأَيُّهَا آدَمُ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تُسْقِنِي قَالَ يٰ رَبُّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ قَالَ اسْتَطَاعَكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تُسْقِهِ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَ وَجَدْتَهُ ذَلِكَ عَبْدِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ قیامت کے دن (ایک آدمی سے) سوال کرے گا ”اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو نے میری بیمار پر سی کیوں نہ کی؟“ ابن آدم عرض کرے گا ”اے میرے رب! تو رب العالمین ہے میری بیمار پر سی کا کیا مطلب؟“ اللہ فرمائے گا ”کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بیمار ہے“ لیکن تو نے اس کی عبادت نہ کی۔ اگر تو اس کی بیمار پر سی کرتا تو مجھے (یعنی میری رحمت) اس بیمار بندے کے پاس پاتا۔“ (ایک دوسرے آدمی سے سوال ہوگا) ”اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا، لیکن تو نے مجھے کھانا نہ دیا؟“ ابن آدم عرض کرے گا ”اے میرے رب! تو رب العالمین ہے میں تجھے کھانا کیسے کھاتا؟“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”کیا تجھے معلوم نہیں میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا، لیکن تو نے اسے کھانا نہ کھلایا اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب مجھ سے حاصل کر لیتا“ (ایک اور آدمی سے پوچھا جائے گا) ”اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا تو نے مجھے پانی نہ پلایا“ ابن آدم عرض کرے گا ”اے میرے رب! تو رب العالمین ہے میں تجھے پانی کیسے پلاتا؟“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ”میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اسے پانی نہ

پلایا۔ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا ثواب مجھ سے پالیٹا؟“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳ مریض کی عیادت کرنے کا ثواب

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَتَى أَخَاهُ الْمُسْلِمَ عَائِلًا مَشَى فِي خِرَافَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَجْلِسَ فَإِنَّا جُلَسَ عَمْرُؤُهَا الرَّخْمَةُ فَإِن كَانَ غُلُوَّةً صَلَّى عَلَيْهِ مَسْنُونٌ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُنْسِيَ وَإِن كَانَ مَسَاءً صَلَّى عَلَيْهِ مَسْنُونٌ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کے لئے آتا ہے تو پہنچے تک مسلسل جنت کے رستے پر چلا رہتا ہے۔ پھر جب بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ اگر (عیادت کا وقت) صبح کا ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعاء کرتے رہتے ہیں۔ اگر شام کا وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعاء کرتے رہتے ہیں۔ اس کو احمد بن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴ غیر مسلم کی عیادت کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ غُلَامًا يَهُودِيًّا كَانَ يُعَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرَضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَدَّ فَقَالَ أَسْلِمَ فَأَسْلَمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوا تو آپ ﷺ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے (دورانِ عیادت) آپ ﷺ نے اسے کہا ”مسلمان ہو جا“ تو وہ مسلمان ہو گیا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵ بیمار کی عیادت کے وقت درج ذیل الفاظ سلت مرتبہ کہنے مسنون ہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَخْضُرْ أَجَلَهُ، فَقَالَ عِنْدَهُ مَنَعُ مَرَكٍ: أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ، إِلَّا غَافَا اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ الْمَرَضِ رَوَاهُ أَبُو ذَكْوَانَ (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی

مرض کسی مریض کی بیمار پرسی کرے اور سات مرتبہ یہ کلمات کہے ”میں عرش عظیم کے مالک بزرگ و
 ربّ اللہ کی ذات سے تیرے لئے شفا کا سوال کرتا ہوں۔“ تو اسے اللہ شفا دے رہا ہے بشرطیکہ اس کی
 موت کا وقت نہ ہو۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶ بیماری میں ناشکری کے الفاظ منہ سے نہیں نکلنے چاہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُعْرَابِيٍّ يَمُوتُهُ، فَقَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ
 ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَمُوتُهُ قَالَ: لَا بَأْسَ طَهُورًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ: لَا بَأْسَ طَهُورًا إِنْ
 شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى، قَالَ: قُلْتُ طَهُورًا، كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَى تَقُورُ أَوْ تُشَوِّرُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ تَزِيرُهُ الْقُيُورُ،
 فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَتَعَمَّ إِذَا رَوَاهُ الْحَارِثِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک بڑو کی عیادت کے
 لئے تشریف لائے نبی اکرم ﷺ کا معمول مبارک یہ تھا کہ جب کسی مریض کی عیادت کے لیے تشریف
 لاتے تو فرماتے ”فکر نہ کریہ بیماری تمہیں گناہوں سے ان شاء اللہ پاک کر دے گی۔“ چنانچہ آپ ﷺ نے
 اس بڑو کی بھی (عیادت کے وقت) فرمایا ”فکر نہ کریہ بیماری تمہیں ان شاء اللہ گناہوں سے پاک کر دے
 گی۔“ بڑو نے کہا ”آپ ﷺ کتے ہیں گناہوں سے پاک کرے گی، ہرگز نہیں بلکہ یہ بخار تو بوڑھے
 کھوسٹ پر جوش مارتا ہے یا زور مار رہا ہے جو اسے قبر تک پہنچا کر ہی چھوڑے گا۔“ تب نبی اکرم ﷺ نے
 فرمایا ”اچھا تو ایسے ہی سہی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷ بیمار پرسی کے وقت مریض کے پاس تسلی اور حوصلہ دلانے والی باتیں کرنی
 چاہئیں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَضَرْتُمْ الْمَرِيضَ أَوِ الْيَتِيمَ
 فَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمِنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم مریض کے پاس یا
 مرنے والے کے پاس جاؤ تو بھلی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔“ اسے
 مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸ بیماری کو بُرا نہیں کہنا چاہئے۔

مسئلہ ۹ بیماریاں اور تکلیفیں مسلمان کو گناہوں سے پاک کرنے اور درجات بلند
 کرنے کا باعث بنتی ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَعُكَا شَدِيدًا، وَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعُكَا شَدِيدًا، عَلَتْ بِكَ أَنْ لَكَ أُخْرَيْنِ، قَالَ: أَجَلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَدَى، إِلَّا حَلَّتْ لَهُ حَتَايَاةٌ، كَمَا تَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ شدید بخار میں مبتلا تھے میں نے عرض کیا ”آپ کو شدید بخار ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کو دوا ہر الجبر ملتا ہے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ہاں! جب کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جس طرح (خزاں رسیدہ) درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِيبْ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ”جس شخص سے اللہ تعالیٰ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ حَتَّى يَنْتَصِرَ وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتَّى يَضْلُو وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتَّى يَقْعُدَ وَدَعْوَةُ الْمَرِيضِ حَتَّى يَبْرَأَ وَدَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيهِ بظَهْرِ الْغَيْبِ ثُمَّ قَالَ وَأَسْرَعُ هَذِهِ الدَّعَوَاتِ إِجَابَةُ دَعْوَةِ الْأَخِ بظَهْرِ الْغَيْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”پانچ (آدمیوں کی) دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ ۱۔ مظلوم کی دعاء یہاں کہ بدلہ لے لے۔ ۲۔ حاجی کی دعاء یہاں تک کہ (گھر) واپس لوٹے۔ ۳۔ مجاہد کی دعاء یہاں تک کہ وہ جہاد سے فارغ ہو جائے۔ ۴۔ مریض کی دعاء یہاں تک کہ ٹھیک ہو جائے۔ ۵۔ بھائی کی بھائی کے لئے غائبانہ دعاء۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا ”اگر تمام دُعائوں میں سے جلدی قبول ہونے والی دُعاء بھائی کی بھائی کے لئے غائبانہ دُعاء ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱

علاج کرنا سنت ہے، لیکن علاج کے لئے حرام چیزیں استعمال کرنا منع ہے۔

عَنْ أَسَمَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَتْ الْأَعْرَابُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلَا تَدَاوِي؟ قَالَ : نَعَمْ يَا عِبَادَ اللَّهِ تَدَاوُوا قَبْلَ اللَّهِ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً - أَوْ دَوَاءً - إِلَّا دَاءً وَاحِدًا ، فَقُلُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَا هُوَ؟ قَالَ : الْهَرَمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

(صحیح)

حضرت اسلمہ بن شریک رحمہ اللہ سے روایت ہے بعض بدوؤں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم علاج کرائیں۔" آپ نے ارشاد فرمایا "ہاں! اللہ کے بندو علاج کراؤ! اللہ نے کوئی ایسی بیماری پیدا نہیں فرمائی جس کی شفا یا فرمایا دوا نہ ہو سوائے ایک بیماری کے۔" لوگوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیا ہے؟" آپ رحمہ اللہ نے فرمایا "بوچھلا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَيْثِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲)

(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے علاج کے لئے حرام چیزیں استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے احمد ابوداؤد ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ طَبِيبًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ضِفْدَعٍ يَجْعَلُهَا فِي دَوَاءٍ فَهَآءُ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۳)

(صحیح)

حضرت عبدالرحمن بن عثمان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک طبیب نے نبی اکرم ﷺ سے مینڈک کو دوا میں استعمال کرنے کا مسئلہ پوچھا تو نبی اکرم ﷺ نے اسے مارنے (اور دوا میں ڈالنے سے) منع فرمایا۔ ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْجَعْفِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَهَآءُ أَوْ كَرِهَ أَوْ يَصْنَعُهَا فَقَالَ إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهُ دَاءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۴)

حضرت طارق بن سويد جعفی رحمہ اللہ نے نبی اکرم ﷺ سے شراب کے بارہ میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے اس کے استعمال سے منع فرمایا اس کا بیانا پسند فرمایا۔ حضرت طارق رحمہ اللہ نے عرض کیا "میں دوا بنانا کرنے کے لئے شراب بنانا ہوں۔" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "شراب دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲ رسول اللہ ﷺ نے بخار کا علاج ٹھنڈے پانی سے کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحديث ۱۶۶۰

۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحديث ۱۶۶۷

۳- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحديث

۴- مختصر صحیح مسلم رقم الحديث ۲۷۹

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الْحُمَّى كَيْفَ مِنْ كَيْفٍ جَهَنَّمَ فَخُذُوا عَنْكُمْ بِالنَّاءِ الْبَارِدِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بخار جنم کی بھٹی میں سے ایک بھٹی ہے اسے ٹھنڈے پانی سے ختم کرو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳

نبی اکرم ﷺ دل کے مریضوں کے لئے حریرہ تجویز فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: التَّيْنَةُ مُجَمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تَلْغَبُ بِغَضِّ الْحُزَنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تینہ دل کے مریضوں کے لئے راحت بخش ہے اور غموں کو ہلکا کرتا ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: چھانے بغیر ”جو“ کے آٹے کا طوطہ تینہ یا حریرہ کہلاتا ہے۔

مسئلہ ۱۴

نبی اکرم ﷺ نمونیہ میں غوبہندی استعمال کی ہدایت فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَخْصَنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَلَامَةُ تَذَخَّرَنِ أَوْلَادُكُمْ بِهَذَا الْعَلَقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْغُودِ الْهَضِيِّ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۳)

حضرت ام قیس بنت مخسن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنی لولاد کے طلق کیوں دہاتی ہو، تمہیں غوبہندی استعمال کرنا چاہئے۔ اس میں سات بیماریوں کے لئے شفاء ہے۔ ان میں سے ایک ذات الجنب ہے۔ طلق کی بیماری کے لئے اسے ناک میں ڈالنا چاہئے جبکہ ذات الجنب کے لئے منہ میں چبانا چاہئے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵

نبی اکرم ﷺ نے درد شقیقہ (آدھے سر کا درد) کا علاج بچھنے لگوا کر کیا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِحْجَمَ وَهُوَ مُخْرِمٌ فِي رَأْسِهِ مِنْ شَقِيقَةٍ كَانَتْ بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں

۱- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الثانی رقم الحديث ۲۷۹۹

۲- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحديث ۱۴۷۱

۳- کتاب الطب باب الحجیم من الشقیقہ

۴- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحديث ۱۴۷۷

دروہ فقہ کی وجہ سے بچنے (سوئی، استرا، یلیڈ وغیرہ سے خون نکالنا) لگوائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا

مسئلہ ۱۶ عرق النساء (جوڑوں کا درد) کا علاج

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ شِفَاءُ عَرَقِ النِّسَاءِ الْمَاءُ شَاةً أَوْ غَرَابِيَةً ثَلَاثَةً ثُمَّ تُجَرَّ ثَلَاثَةً أَجْزَاءً ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرِّيقِ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عرق النساء کا علاج جنگلی بکری کے سرین (جوڑیا چوکلا) میں ہے۔ اسے اچھی طرح گلیا جائے پھر اس کے تین حصے کئے جائیں اور ہر روز نماز میں ایک حصہ پیا جائے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
خون روکنے کے لئے حضور اکرم ﷺ نے ٹاٹ کی راکھ استعمال فرمائی۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَغْتَسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ عَلَى بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِخْنِ، فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً مِنْ حَصِيرٍ وَأَخْرَقَتْهَا وَالصَّقَتْهَا فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت سهل بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں (احمد کے دن) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کا زخم دھوری تھیں اور حضرت علی بن ابی طالب رحمہ اللہ دھال سے زخم پر پانی ڈال رہے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جب دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون زیادہ نکل رہا ہے تو ٹاٹ کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا اور اسے زخم پر جلایا تو خون بند ہو گیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے دل کے لئے عجمہ کھجور تجویز فرمائی نیز عجمہ کھجور (عینہ منورہ میں کھجور کی ایک خاص قسم) زہر اور جلوہ کا بھی علاج ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ تَصَبَّحَ مَسِيحَ نَمْرَاتٍ غُجُورَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت سعد رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص جس روز صبح کے وقت سات عجمہ کھجوریں کھائے اس روز وہ زہر اور جلوہ کے اثر سے محفوظ رہے گا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

کلوچی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے۔

مسئلہ ۱۹

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ السَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّوْبُرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ”سیاہ دانے میں سام کے علاوہ بیماری کا علاج ہے۔“ ابن شہاب رحمہ اللہ کہتے ہیں سام کا مطلب ”موت“ ہے اور سیاہ دانہ سے مراد ”کلوچی“ ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰ نبی اکرم ﷺ زخم کا علاج کرنے کے لئے مندی استعمال فرماتے تھے۔

عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا خَادِمَةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ لَا يُصِيبُ النَّبِيَّ ﷺ قَرْحَةٌ وَلَا شَوْكَةٌ إِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ لِحْصَاءً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب کبھی نبی اکرم ﷺ کوئی زخم آتا لکنا چھتا تو اس پر مندی لگاتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱ نبی اکرم ﷺ نے پاؤں میں موج کا علاج سیگی لگوا کر کیا۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ عَلَى وَرْكِهِ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پاؤں میں موج آنے کی وجہ سے کولے پر سیگی لگوائی۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت سیگی کے ذریعہ جم کے کسی حصہ سے خون نکالنے کو سیگی کہتے ہیں۔

مسئلہ ۲۲ بینائی تیز کرنے کے لئے رسول اکرم ﷺ سرخ سرکہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِالْبَقَمَدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سرخ سرکہ رات کو سوتے وقت استعمال کیا کرو اسی سے بینائی تیز ہوتی ہے اور بال بڑھتے ہیں۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- مختصر صحیح مسلم للاباھی رقم الحدیث ۱۴۸۳ ۲- صحیح سنن ابن ماجہ للاباھی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۸۲۱

۳- صحیح سنن ابی داؤد للاباھی الجزء الثانی رقم الحدیث ۳۲۸۲

۴- صحیح سنن ابن ماجہ للاباھی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۸۱۹

اللہ تعالیٰ نے کھنبی کو آنکھوں کے لئے شفا بخش دیا ہے۔

مسئلہ ۲۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْكُمَاةُ جُنْدِي الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ الْعَجُوزَةِ مِنَ الْجَنَةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھنبی کے بارہ میں کہا ”یہ زمین کی چمک ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کھنبی“ ”من“ (نبی اسرائیل کے لئے آسمانی نعمت) کی قسم ہے۔ اس کا پانی آنکھوں کے لئے شفا ہے اور عجزہ مجبور جنت کا پھل ہے۔ اس میں زہر کا تریاق ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۴

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُخْبِي اسْتَطَلَقَ بَطْنَهُ فَقَالَ : اِسْقِهِ عَسَلًا ، فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَاقًا ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِسْقِهِ عَسَلًا ، قَالَ : فَسَقَاهُ ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اِنْسَى نَسَقِيَّتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتَطْلَاقًا ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَ اللَّهُ وَكَلَبَ بَطْنُ أُخْبِكَ اِسْقِهِ عَسَلًا ، فَسَقَاهُ فَبَرَأَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

(صحیح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”میرے بھائی کو اسل کی شکایت ہے۔“ آپ نے فرمایا ”اے شمد پلا۔“ اس آدمی نے اپنے بھائی کو شمد پلایا اور پھر حاضر ہوا عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اسے شمد پلایا ہے اس کے اسل زیادہ ہو گئے ہیں۔“ ابو سعید کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے شمد پلا۔“ اس آدمی نے بھائی کو پھر شمد پلایا اور حاضر ہوا عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اسے شمد پلایا ہے، لیکن اس کے اسل بڑھ گئے ہیں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ نے سچ فرمایا ہے تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے اسے شمد پلا۔“ چنانچہ اس نے پھر بھائی کو شمد پلایا اور اللہ نے اسے شفا دے دی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۵

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شَرِبَ

لَهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

(صحیح)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ زمزم جس ارادے سے پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
 سالور زیرہ میں ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

مسئلہ ۲۶

عَنْ أَبِي إِبْنِ أُمِّ حَرَامٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْنَا بِالسُّنَى وَالسُّنُونِ فَإِنْ فِيهَا شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

(صحیح)

حضرت ابی بن اُم حرام کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سالور زیرہ میں موت کے علاوہ ہر چیز کے لئے شفا ہے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
 وضاحت سنوت زیرہ اور غیر دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

مسئلہ ۲۷

بیماری دور کرنے کے لئے ہاتھ میں کڑا چھلا، منکھیا دھاگو وغیرہ باندھنا منع ہے۔

عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْبَلَ إِلَيْهِ رَهْطًا فَبَايَعَ تِسْعَةً وَ أَمْسَكَ عَنْ وَاحِدٍ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايَعْتَ تِسْعَةً وَ تَرَكْتَ هَذَا؟ قَالَ إِنْ عَلَيْهِ تَمِيمَةٌ فَأَدْخِلْ يَدَهُ فَقَطَعَهَا فَبَايَعَهُ وَقَالَ مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۳)

(صحیح)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جماعت (اسلام لانے کے لئے) حاضر ہوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نو آدمیوں سے بیعت لی اور دسویں آدمی کی بیعت لینے سے ہاتھ روک لیا انہوں نے عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے نو آدمیوں کی بیعت لی ہے اور اس آدمی کی بیعت نہیں لی؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اس نے تمیمہ (تعویذ دھاگا چھلا یا منکھو وغیرہ) باندھا ہوا ہے۔" چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اسے کاٹ دیا اور اس کے بعد اس سے بیعت لی پھر ارشاد فرمایا "جس نے تمیمہ لٹکایا اس نے شرک کیا۔" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔
 جلوؤ کے ذریعہ جلوؤ کا علاج کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۲۸

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ النَّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۴)

(۴)

۱- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۴۸۴

۲- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۷۸۴

۳- سلسلۃ احادیث الصحیحۃ للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۴۹۲

۴- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۳۲۷۷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ سے جلوہ کے ذریعہ جلوہ کا علاج کرنے کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”یہ شیطانی فعل ہے۔“ اے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

شرکیہ کلمات سے پاک دم جائز ہے۔

مسئلہ ۲۹

عَنْ عُرْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ ؟ فَقَالَ اغْرِضُوا عَلَى رِقَائِكُمْ لَا تَلْسَ بِالرُّقَى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ”یا رسول اللہ ﷺ! آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے وہ دم پڑھ کر سزا (سننے کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا ”ایسے دم میں کوئی حرج نہیں جس میں شرک نہ ہو۔“ اے مسلم نے روایت کیا ہے۔

شرکیہ دم اور شرکیہ تعویذ کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۳۰

شرکیہ افعال سے بعض اوقات مشکلات اور بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

مسئلہ ۳۱

مسنون دم کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

مسئلہ ۳۲

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الرُّقَى وَالْتِمَامَ وَالْوَلَةَ شِرْكٌ قَالَتْ قُلْتُ لِمَ تَقُولُ هَكَذَا ؟ وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ عَنِي تَغْذِفُ وَكُنْتُ أَخْطِفُ إِلَى فُلَانِ الْيَهُودِيِّ يَرْقِي ، فَلَمَّا رَقَانِي سَكَتَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّمَا ذَلِكَ عَمَلُ الشَّيْطَانِ كَانَ يَنْحَسُّهَا إِلَيْهِ فَلَمَّا رَقَانِي كَفَّ عَنْهَا إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولِي كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَغْضِبِ النَّاسَ رَبَّ النَّاسِ وَأَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُعَادِرُ سَقَمًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲) (صحيح)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دم ٹوٹنے اور تعویذ شرک ہیں۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے کہا ”عبد اللہ! تم یہ کیسے کہتے ہو؟ مجھے آنکھ میں شدید درد تھا۔ فلاں یہودی جس کے ہاں ہمارا آنا جانا ہے، اُس نے دم کیا اور مجھے آرام آگیا۔“ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”یہ آنکھ کی تکلیف شیطان کا کام تھا جو اپنے ہاتھ سے آنکھ کو اذیت پہنچا رہا تھا جب اس نے دم کیا تو شیطان باز آگیا۔ زینب! تجھے دم کرنے کے لئے وہ کلمات کلن تھے جو رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے۔“ آپ دم کے لئے یہ کلمات ارشاد فرماتے ”اے لوگوں کے رب! اس بیماری کو دور فرما تو ہی شفا دینے والا ہے شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے۔ ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری باقی نہ چھوڑے۔“

اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳ بیمار آدمی پر دایاں ہاتھ پھیر کر اللہ سے شفا کے لئے مندرجہ ذیل دُعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا آتَى مَرِيضًا أَوْ آتَى بِهِ إِلَيْهِ قَالَ أَذْهَبِ الْبَأْسُ رَبَّ النَّاسِ وَأَشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ مَقْعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس جاتے یا کوئی مریض آپ کے پاس لایا جاتا تو فرماتے ”اے لوگوں کے رب! اس بیماری کو دور فرما تو ہی شفا دینے والا ہے لہذا شفا عطا فرما شفا صرف تیری ہی طرف سے ہے، ایسی شفا عطا فرما جو کسی قسم کی بیماری نہ چھوڑے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴ برص، کوڑھ، دیوانگی اور مختلف بیماریوں سے محفوظ رہنے کے لئے درج ذیل دُعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُنُونِ وَالْجَذَامِ وَالْبَرَصِ وَمِنْ مَسِّ الْأَسْقَامِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲)

(صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یا اللہ! میں جنون، برص اور بُری بیماریوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵ جاؤ کے اثر سے محفوظ رہنے کے لئے معذرات پڑھ کر دم کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۳۶ دم کرتے وقت جسم پر ہاتھ پھیرنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ يَدَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ”نبی اکرم ﷺ (جاؤ کے اثر سے) جب بیمار ہوئے تو معذرات پڑھ کر اپنے آپ پر دم کرتے اور اپنا ہاتھ مبارک اپنے جسم پر پھیرتے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۷ کسی جگہ درد ہو تو وہاں ہاتھ رکھ کر یہ مسنون دُعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ شَكَاَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعًا يَجْلُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَبْرٌ يَدُكَ عَلَى الْبَلَاءِ تَأْتِمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ لِلَّهِ مَا قُلْ مَتَّعَ مَرَاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُلْتَنِيهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأَخَافُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد سے میرے جسم میں درد رہتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا ”جس جگہ درد ہے وہاں ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ کہو اور سات مرتبہ یہ دعا گو ”میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے وسیلہ سے پناہ مانگتا ہوں جو مجھے لاحق ہے یا جس کے لاحق ہونے کا مجھے خدشہ ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸

مسئلہ ۳۹

بُری نظر سے محفوظ رہنے کے لئے درج ذیل کلمات پڑھنے چاہئیں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْغَيْنُ حَقٌّ فَلَوْ كَانَ شَيْءٌ مَسَابِقَ الْقَنْزِ مَسْبِقَهُ الْغَيْنُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”نظر حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آنے والی ہوتی تو نظر ہوتی۔“ ۳ سے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُولُ : اَبَا كُفَّاءَ كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَمِنْ كُلِّ غِيْنٍ لَامِيَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے لئے پناہ مانگتے اور فرماتے ”تم دونوں کا باپ (یعنی حضرت ابراہیم) ان کلمات کے ذریعے اسماعیل اور اسحاق کے لئے پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں تم دونوں کے لئے ہر شیطان، تکلیف دہ جانور اور نظرید سے محفوظ رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے کمال اور پُر اثر کلمات کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت اپنے لئے دعا مانگنے والے کو اہل کما کی جگہ اعود کما چاہئے۔

مسئلہ ۳۰

بیماری میں دمِ روانہ کروانے اور محض اللہ پر بھروسہ کرنے کی فضیلت۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَطْتَرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ مُتَّقِينَ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میری امت سے ستر ہزار آدمی حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو دم نہیں کرواتے، براہِ گون نہیں لیتے بلکہ (مخاطبے میں) محض اللہ پر توکل کرتے ہیں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔
کسی بیمار یا مصیبت زدہ آدمی کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھی مسنون ہے۔

مسئلہ ۳۱

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأَى مُبْتَلىً فَقَالَ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفَضُّلاً لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ رَوَاهُ السُّرْمَذِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی مصیبت زدہ (بیمار) آدمی کو دیکھ کر کہا ”اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچلایا ہے جس میں تجھے جلا کیا ہے اور (اس اللہ کا شکر ہے) جس نے مجھے بہت سی دوسری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔“ کبھی اس مصیبت میں گرفتار نہیں ہوگا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

زندگی کے آخری لمحات میں درج ذیل دعائیں مانگی جائیں۔

مسئلہ ۳۲

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَصْبَحْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، وَهُوَ مُسْنِدٌ إِلَى ظَهْرِهِ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْحَمْنِيْ بِالرَّفِيقِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات مبارک سے پہلے میں نے مجھ کو آپ ﷺ کی بہت سنی اس وقت آپ اپنی پشت کی ٹھیک میرے ساتھ لگائے ہوئے تھے آپ نے فرمایا ”اے اللہ! مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق سے ملا دے۔“ اس بخاری نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْمَوْتِ وَالْمَيِّتِ

موت اور میت کے مسائل

مسئلہ ۳۳ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی خواہش رکھنی چاہئے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۱)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو محبوب رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو محبوب رکھتا ہے“ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا اللہ اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴ موت سے نفرت نہیں کرنی چاہئے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنْسَانٌ يَكْرَهُهُمَا ابْنُ آدَمَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتَ خَيْرٌ لِلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتْنَةِ وَيَكْرَهُ قَلَّةَ الْمَالِ وَقَلَّةَ الْمَالِ أَقْلٌ لِلْحِسَابِ رَوَاهُ أَحْمَدُ. (صحيح)

حضرت محمود بن لید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”دو چیزوں کو آدمی پسند کرتا ہے پہلی چیز موت ہے حالانکہ موت مومن کے لئے فتنوں کے مقابلے میں بہتر ہے دوسری چیز مال کی کمی ہے حالانکہ مال کی کمی (قیامت کے روز) آسمن حساب کا سبب بنے گی۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۵ موت کی آرزو کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے اگر کوئی

مسئلہ ۳۶ شریہ تکلیف میں موت کی آرزو کرنے کا طریقہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”تم میں سے کوئی بھی آدمی تکلیف یا مصیبت کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر اس کے بغیر چارہ نظر نہ آئے تو یوں کہنا چاہئے ”یا اللہ! مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میرے زندہ رہنے میں بھلائی ہے اور مجھے اس وقت وقت دے جب وفات میں میرے لئے بھلائی ہو۔“ اے بخاری نے روایت کیا ہے۔
شہادت کی موت کے لئے آرزو اور دُعاء کرنا مسنون ہے۔

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں پھر (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جاؤں۔“ اُسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

فَالْعَمْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي يَدَيَّ رَسُولِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت عمرؓ یہ دعاء فرمایا کرتے تھے ”یا اللہ مجھے اپنے رسول کے شہر میں شہادت کی موت نصیب فرما۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۸ موت کی تکلیف ناقابل بیان ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ حَلْقَتَيْ وَدَاقَتَيْ فَلَا أَكْرَهَ شِبْثَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٤)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ میرے سینے اور ٹھوڑی کے درمیان فوت ہوئے بوقتِ وفات آپ ﷺ کی تکلیف دیکھنے کے بعد میں نے کبھی کسی کے بارے میں تکلیف کم ہونے کا تصور تک نہیں کیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۹ موت کو کثرت سے یاد کرنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثِرُوا ذِكْرَ هَذِهِ اللَّذَاتِ يَغْنَى لِمَوْتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”لذاتوں کو مٹانے والی چیز“ یعنی موت کو کثرت سے یاد کیا کرو۔“ اسے ترمذی نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۰ مرنے والے کے قریب بیٹھ کر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقُّنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنے مرنے والے کو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تلقین کیا کرو“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۱ موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے معافی اور بخشش کی توقع غالب رہنی چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ لَا يَمُوتُنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی وفات سے تین دن پہلے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ”مرنے وقت انسان کو اللہ پر حسن ظن رکھنا چاہئے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَابٍ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرْجُو اللَّهَ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَجْشِعُ عَانُ فِي قَلْبٍ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ (۴)

(حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ایک قریب المرگ نوجوان کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا ”تم کیا محسوس کرتے ہو؟“ اس نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم! ڈرتا بھی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پُر امید بھی ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس موقع پر جب کسی کے دل میں خوف اور امید جمع ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ حسبِ امید فضل و کرم کرتے ہیں اور حسبِ خوف محفوظ و مامون رکھتے ہیں۔“ اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مرتے وقت کلمہ پڑھنا باعثِ نجات ہے۔

مسئلہ ۵۲

ہر مسلمان کو خاتمہ بالخیر کی دعاء کرتے رہنا چاہئے۔

مسئلہ ۵۳

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مرتے وقت جس کی زبان پر آخری الفاظ الا الہ الا اللہ ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

موت کے وقت پیشانی پر پینہ آنا ایمان کی علامت ہے۔

مسئلہ ۵۴

عَنْ بُرَيْلَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ يَمُوتُ بِمَرْقِ الْجَنِينِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”موت کے وقت مومن کی پیشانی پر پینہ آجاتا ہے۔“ اسے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن کی موت فتنہ قبر سے نجات کا باعث ہے۔

مسئلہ ۵۵

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللَّهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہو اللہ اسے قبر کے فتنہ سے بچالے گا۔“ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: فوت شدہ آدمی کا موتہ اور قیامت ہونا ضروری ہے۔

شہادت کی موت قرض کے علاوہ باقی تمام گناہوں کی مغفرت کا باعث بنتی ہے۔

مسئلہ ۵۶

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا مِنْ رَوْاهُ مُسْلِمٌ. (۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قرض کے شہید کے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۷ اچانک موت مومن کے لئے رحمت اور غیر مومن کے لئے عذاب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْتُ الْفَجَاءَةِ أَخْلَعَةُ الْأَسْفَى وَهُوَ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ الشَّيْخُ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَرَزَيْنَ فِي كِتَابِهِ أَخْلَعَةُ أَسْفَى لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ. (۲)

حضرت عبید اللہ بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اچانک موت غضب الہی کی پکڑ ہے۔“ اسے ابوداؤد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے نیز رزین نے اپنی کتاب میں یہ اضافہ کیا ہے کہ (موت کا اچانک آنا) کافر کے لئے غضب الہی کی پکڑ ہے اور مومن کے لئے ہموٹ رحمت ہے۔“

مسئلہ ۵۸ بری موت سے پناہ مانگنا منہون ہے۔

عَنْ أَبِي الْيَسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ التَّرْدِي، وَالْهَلُمِ وَالْغَمِّ وَالْحَرِيقِ وَالْعُرْقِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَطَّبَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَنْ أَقْلَ فِي سَبِيلِكَ مُذْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ لَدِينًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۳)

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ ”یا اللہ! بڑھاپے کی عمر میں مرنے اور بلندی سے گر کر مرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ کسی چیز کے اوپر گرنے سے ہونے والی موت اور غم سے آنے والی موت سے تیری پناہ مانگتا ہوں نیز آگ میں جل کر مرنے اور پانی میں ڈوب کر مرنے سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں، نیز مرنے وقت شیطان کے کسی بھی حملے سے پناہ مانگتا ہوں، تیری راہ میں (جلا کرتے وقت) پشت دے کر مرنے سے پناہ مانگتا ہوں، زہریلے جانور کے کاٹنے سے آنے والی موت سے بھی پناہ مانگتا ہوں۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۹ خودکشی کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ فِي نَارٍ

۱- مختصر صحیح مسلم للابانی رقم الحدیث ۱۰۸۴ ۲- صحیح سنن ابی داؤد للابانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۶۶۷

۳- مشکوٰۃ المصابیح کتاب الجنائز، باب تمی الموت الفصل الثانی

۴- صحیح سنن النسائی للابانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۵۱۰۵

جَهَنَّمَ يَتَرَدَّى فِيهَا خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ نَحَسَى سَمًا قَتَلَ نَفْسَهُ، فَسَمَهُ فِي يَدِهِ يَحْسَاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِخَيْلَةٍ فَخَيْلَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَاهُهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے اپنے آپ کو ہمارے سے گرا کر ہلاک کیا وہ جہنم میں جائے گا اور ہمیشہ اپنے آپ کو اسی طرح گرا رہے گا۔ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ اُس کی یہی حالت رہے گی۔ جس نے زہر کھا کر اپنے آپ کو ہلاک کیا جہنم میں وہی زہر اس کے ہاتھ میں ہو گا جسے کھا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا۔ جس نے اپنے آپ کو کسی ہتھیار سے ہلاک کیا وہی ہتھیار جہنم میں اس کے ہاتھ میں ہو گا جسے وہ اپنے پیٹ میں مار رہے گا۔ جہنم میں وہ ہمیشہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا۔" سے بخاری نے روایت کیا ہے۔

جس شخص کے پاس کوئی قلیل وصیت چیز ہو اُسے وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھنی چاہئے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَنْتَ لِلْأَتَيْنِ إِلَّا وَصِيَّتَهُ مَكْتُوبَةً عِنْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اگر کسی مسلمان کے پاس کوئی قلیل وصیت چیز ہے تو اسے لکھے بغیر دو رائیں بھی نہیں گزرائی جائیں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

موت کے وقت آدمی کو اپنے سارے مل کی ایک تہائی سے زیادہ صدقہ کرنے کی وصیت نہیں کرنی چاہئے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى عَنُقَ سَيْتَةَ مُتْلُو كَيْسَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَلَمَّا بَعَثَا بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَرَعَهُمْ أَتْلًا ثُمَّ أَفْرَعَ يَنْهَمُ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَأَرْقَ أَرْبَعَةَ وَقَالَ قَوْلًا شَدِيدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے مرتے وقت اپنے (سارے) غلام آزاد کر دیئے اس کے پاس ان غلاموں کے علاوہ اور کچھ بھی نہ تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان غلاموں کو بلایا اور کے تین حصے کے ان میں قرعہ ڈالا۔ دو غلام آزاد کر دیئے اور چار غلام باقی رکھے۔

مرنے والے کو آپ ﷺ نے سخت ڈانٹ پائی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
 مرنے کے بعد میت کی آنکھیں بند کر دینی چاہئیں۔
 میت کے پاس بھلائی اور خیر کی باتیں کرنی چاہئیں۔

۶۲

۶۳

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَضَرْتُمْ مَوْتَكُمْ فَأَغْمِضُوا الْبَصَرَ فَإِنَّ الْبَصَرَ يَبْغِ الرُّوحَ وَقُولُوا خَيْرًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَوَمَّنُ مَا قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم فوت ہونے والوں کے پاس موجود ہو تو ان کی آنکھیں بند کر دیا کرو کیونکہ (جب فرشتے روح قبض کر کے واپس جاتے ہیں تو) نظر روح کے پیچھے جاتی ہے اور (مردوں کے پاس بیٹھ کر) بھلی بات کہو کیونکہ گھروالوں کی باتوں پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔“ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
 کسی کے مرنے پر مندرجہ ذیل الفاظ کہنے مستنون ہیں۔

۶۴

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ نُصِيْبُهُ مُصِيْبَةً يَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهِ إِنَّا لِلَّهِ وَأَنَا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ أَجْرِي فِي مُصِيْبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَجْرَهُ اللَّهُ فِي مُصِيْبَتِهِ وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان مصیبت کے وقت یہ دعا مانگے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو اللہ اس مسلمان کو پہلے سے بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔ ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف پلٹنا ہے۔ یا اللہ! مجھے میری مصیبت کے عوض بہتر اجر دے اور اس سے بہتر بدلہ عطا فرما۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
 میت کو چاروں طرف سے ڈھانپ دینا چاہئے۔

۶۵

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ مَاتَ بِشَوْبٍ بِبَرْدٍ جَبْرَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو انہیں ایک بھنی چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۶ میت کے ورثاء کو میت کا قرض فوراً ادا کرنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يَقْضَى عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”مومن کی روح اس وقت تک جنت میں جانے سے رُکی رہتی ہے جب تک اس کا قرض لوانہ کیا جائے۔“ اسے احمد، ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۷ موت کی خبر بھجوانا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ يَوْمَ الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے نجاشی کی موت کی خبر اُسی روز لوگوں کو بھجوائی جس روز وہ فوت ہوا۔ پھر لوگوں کے ساتھ جنازہ گاہ تشریف لے گئے اور نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی جس میں چار تکبیریں کیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۸ مرنے والے کی غیبیوں کا ذکر کرنا چاہئے لیکن اس کی بُرائیوں کا ذکر کرنا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ذَكَرَ عَلِيٌّ نَبِيَّ ﷺ هَآلَكَ بِسُوءٍ فَقَالَ لَا تَذْكُرُوا هَلَكَاكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے کسی مرنے والے کا ذکر برائی کے ساتھ کیا گیا تو آپ نے فرمایا ”تم اپنے فوت شدہ گن کا ذکر بھلائی کے سوانہ کرو۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْبُوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَقْضَوْا إِلَى مَا قُلْتُمْ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مردوں کو برا نہ کہو جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا وہ اس کا بدلہ پاچکے اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔“

حالتِ غم میں میت پر رونا چننا چلانا یا ماتم کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۶۹

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ لَطَمَ الْخُلُودَ شَقَّ الْجَبُونَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے (حالتِ غم میں) اپنا چہرہ میٹا اپنا دامن بچاڑا اور جاہلیت کی باتیں کیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۰

جس گھر میں ماتم اور نوحہ کرنے کی رسم ہو اس گھر میں مرنے والا اگر اپنے مرنے سے پہلے نوحہ کرنے سے منع نہ کرے تو مرنے کے بعد نوحہ کرنے والوں کا عذاب میت کو ہوگا۔

مسئلہ ۷۱

اگر مرنے والا نوحہ اور ماتم کرنے کی وصیت کرے تب بھی نوحہ کا عذاب میت کو ہوگا۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ نَسَحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نَسَحَ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جس پر نوحہ کیا جائے اس نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنْ أَلَمِتْ يُعَذَّبُ بِكُفَاةِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”موتے کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۲

موت پر صبر کرنے کی جزا جنت ہے۔

مسئلہ ۷۳

عَنْ أَبِي أُمَانَةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ سُبحَانَهُ ابْنُ آدَمَ إِنْ صَبِرْتُ وَأَخْسَبْتُ عِنْدَ الصَّلَاةِ الْأُولَى لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. (۴) (حسن)

حضرت ابولہدہ ؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”اے ابن آدم! اگر تو نے صدمہ کے فوراً بعد ثواب کی نیت سے مبر کیا تو میں تیری جزا کے لئے جنت پسند کروں گا“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔ ۷۴

میت پر خاموشی سے آنسو بہلانا یا رونا جائز ہے۔ ۷۵

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ بِشَا لَلْبَيْتِ ﷺ تَغْنَنُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ عِنْدَ الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَلْمَعَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کی بیٹی کی تدفین کے وقت موجود تھا رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَبْلَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (صحيح)

(۲)

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کو بوسہ دیا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ لَمَّا مَاتَ حَضَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ بُكَاءَ أَبِي بَكْرٍ مِنْ بُكَاءِ عُمَرَ وَأَنَا فِي خُجْرَتِي رَوَاهُ أَحْمَدُ (۳)

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ ؓ فوت ہوئے تو نبی اکرم ﷺ حضرت ابو بکر ؓ اور حضرت عمر ؓ کے پاس پہنچے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اپنے حجرے میں حضرت ابو بکر صدیق ؓ اور حضرت عمر ؓ کے رونے کی آواز الگ الگ پہنچا رہی تھی۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَتَكَبَّرُ أَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تَلْمَعَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۴)

۲- صحيح سنن ابن ماجه للاباى الجزء الاول رقم الحديث ۱۱۹۲

۴- صحيح سنن الترمذى للاباى الجزء الاول رقم الحديث ۷۸۸

۱- مختصر صحيح بخارى للزهدي رقم الحديث ۶۵۳

۳- متفقى الاصحاح ، الجزء الثانى رقم الحديث ۱۹۳۹

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو مرنے کے بعد پوسہ دیا۔ آپ ان کی میت پر دو رہے تھے یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ کی آنکھیں بند رہی ہیں۔ اسے تیزی نے روایت کیا ہے۔

۷۶ ممبر کرنا جہنم کی آگ سے رکھٹ اور جنت میں گھر حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

عَنْ أَبِي سَيِّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اجْعَلْ لَنَا يَوْمَنَا فَوْعَظَهُنَّ وَقَالَ أَيْمَنُ امْرَأَةٍ قَالَتْ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ كَأَنَّمَا جَاءَهَا مِنَ النَّارِ قَالَتْ امْرَأَةٌ وَإِنْسَانٍ قَالَ وَالْإِنْسَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے نبی اکرام ﷺ کی خدمت میں عرض کیا آپ ﷺ ہمارے لئے (دعائے کرنے کا) ایک دن مقرر فرمادیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ”جس عورت کے تین بچے فوت ہو جائیں (پورے ممبر کرے) تو وہ بچے اس کے لئے جہنم کی آگ سے رکھٹ ہوں گے ایک عورت نے پوچھا جس کے دو بچے فوت ہوں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”دو بچے بھی جہنم کی آگ سے رکھٹ ہوں گے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا مَاتَ وَلَدٌ فَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِمَلَكِيهِ قَبِضْهُمُ وَلَدٌ عَلَيَّ؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ قَبِضْهُمْ فَمَرَّةً فَيُؤَادِبُهُمْ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَلَيَّ؟ فَيَقُولُونَ حَبْلُكَ وَاسْتَرْجِعْ فَيَقُولُ إِنِّسُوا لِعَبْدِي تَبَا لِي الْجَنَّةُ وَمَسْمُوءَةٌ بَيْنَ الْحَمْدِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب مومن لکچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے ”کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی ہے؟“ فرشتے کہتے ہیں ”ہاں!“۔ اللہ فرماتا ہے ”کیا تم نے میرے بندے کے جگر کا ٹکڑا لے لیا ہے؟“ فرشتے عرض کرتے ہیں ”ہاں!“۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میرے بندے نے کیا کہا؟“ فرشتہ کہتا ہے ”اس نے تیری حمد بیان کی اور ایتھم واثلیہ راجعون پڑھا“۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”میرے بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنادو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔“ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

۷۷ اہل ایمان کے فوت ہونے والے نابلغ بچے جنت میں جاتے ہیں۔

عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا تَوَفَّى إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لَهُ مُرَضِعًا

فی الجنة رواه البخاری (۱)

حضرت براء رحمہ اللہ کہتے ہیں جب ابراہیم رحمہ اللہ (فرزند رسول اللہ فوت ہوئے تو نبی اکرم رحمہ اللہ نے فرمایا "ابراہیم کو جنت میں دودھ پلانے والی لٹکا موجود ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ ۷۸ مشرکین کے فوت ہونے والے نابالغ بچوں کا معاملہ اللہ کے پاس ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال سئل النبي ﷺ عن ذكاري المشركين فقال: الله أعلم بما كانوا عاملين رواه البخاری (۲)

حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں نبی اکرم رحمہ اللہ سے مشرکین کے نابالغ بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا "اللہ ان کے اعمال سے بہتر واقف ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ ۷۹ موت کے بعد مومن میاں بیوی کا باہمی تعلق قائم رہتا ہے۔

عن عائشة رضي الله عنها أن جبرئيل جاء بصورتها في حرمه حزين خضراء إلى رسول الله ﷺ فقال: منه زوجك في الدنيا والآخرة رواه الترمذی (۳) (صحیح)
حضرت عائشہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل 'عائشہ کی تصویر سبز ریشی کپڑے میں (لبیت کر لائے اور کہا "یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی بیوی ہیں۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

میت کے متعلق وہ امور جو سنت رسول سے ثابت نہیں

- ۱۔ مرنے والے کے سر کے قریب قرآن مجید رکھنا۔ ۲۔ مرنے والے کے پاس سورہ یاسین پڑھنا۔
- ۳۔ مرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف کرنا۔ ۴۔ مرنے والے کے ناخن یا زیر ناف ہل صاف کرنا۔
- ۵۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ جمعہ کے روز مرنے والے کو ایک یاد دہکڑی کے بعد کبھی عذاب نہیں ہوگا۔
- ۶۔ مرنے والے کی چارپائی کے گرد بیٹھ کر ذکر کرنا۔ ۷۔ مرنے والے پر صرف فاتحہ پڑھنا۔
- ۸۔ مرنے والے پر نعت خوانی کرنا۔ اور اس کی اجرت وصول کرنا۔
- ۹۔ راہداری (میت اٹھانے سے قبل غلہ ساتھ رکھنا اور تدفین کے بعد غریبا میں تقسیم کرنا) کی رسم ادا کرنا۔
- ۱۰۔ مرنے والے کے پاس سورہ بقرہ تلاوت کرنا۔
- ۱۱۔ جیلہ (میت اٹھاتے وقت میت پر قرآن مجید رکھنا اور رکھنے سے قبل اس کے برابر غلہ یا پیسے مولوی صاحب کو دینا) کی رسم ادا کرنا۔
- ۱۲۔ بیوی کے فوت ہونے پر غلہ کے لئے بیوی کو غیر محرم قرار دینا۔

بَابُ التَّغْزِيَةِ

تعزیت کے مسائل

مسئلہ ۸۰ تعزیت کرنا سنت ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ عَزَى أَخَاهُ الْمُؤْمِنَ فِي مُصِيبَةٍ كَسَاهُ اللَّهُ خُلَّةً خَضِرَاءَ يُخْبِرُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُخْبِرُ؟ قَالَ يُغْطِ رَوَاهُ الْحَظِيْبُ وَابْنُ عَسَاكِرَ (۱)

حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ بنی اکرم علیہم سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے اپنے مومن بھائی کی مصیبت میں اس سے تعزیت کی اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن سبز طہ پہنائے گا جس پر قیامت کے دن رشک کیا جائے گا۔ لوگوں نے پوچھا "یا رسول اللہ! "بجز" سے کیا مراد ہے؟" فرمایا "یغبط" یعنی رشک کیا جائے گا۔" اسے خطیب اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

میت کے ورثاء سے تعزیت کرنے کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں۔
میت کے لئے دعا کرتے وقت اپنے لئے بھی دعا کرنی چاہیے۔
میت کے پاس بیٹھ کر بھلائی کی بات کرنی چاہیے۔

مسئلہ ۸۱

مسئلہ ۸۲

مسئلہ ۸۳

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ شَقَّ بَصْرُهُ فَأَغْمَضَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ لَا تَلْنَعُوا عَلَيَّ أَفْسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤْمِنُونَ عَلَيَّ مَا تَقُولُونَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْقِعْ دَرَجَتَهُ لِي الْمَهْلِكِينَ وَأَخْلِفْهُ فِي عَقْبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَافْخِرْنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَالْأَسْحَ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَتَوَرَّ لَهُ فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ (ہمارے گھر) تشریف لائے۔ اس وقت ابو سلمہ رحمہ کی آنکھیں پتھر اچھی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ابو سلمہ رحمہ کی آنکھیں بند کیں اور فرمایا "جب

روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کے تعاقب میں جاتی ہے۔ ”گھر والے اس بات پر رونے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنے مرنے والوں کے حق میں بھلی بات کہو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔“ پھر نبی اکرم ﷺ نے (ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے حق میں) یہ دعا فرمائی ”یا اللہ! ابو سلمہ کو بخش دے“ ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کا مرتبہ بلند فرما اور اس کے پسماندگان کی حفاظت فرما یا رب العالمین! ہم سب کو اور مرنے والے کو معاف فرما میت کی قبر کشادہ کر دے اور اسے ٹور سے بھر دے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت میت کے حق میں دعاء کرتے وقت حدیث میں ابی سلمہ کے الفاظ کی جگہ میت کا نام لینا چاہیے۔

کسی بھی عزیز یا رشتہ دار کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۸۵

عورت کو اپنے شوہر کی موت پر چار ماہ دس دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ أَنْ تَزِنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَجْدُ عَلَى مَيْتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۱)

حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”اللہ اور یوم آخر پر ایمان رکھنے والی کسی خاتون کے لئے کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ اور شوہر کی میت پر چار ماہ دس دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ نَسَاءُ أَتْلَعُمُ فَقَالَ: لَا تَبْكُوا عَلَى أَحَدٍ يَهْدِي الْيَوْمَ رَوَاهُ أَبُو كَلُودٍ وَالنَّسَائِيُّ. (۲)

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے (حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقع پر) تین دن تک لوگوں کو آنے جانے کی اجازت دی۔ تین دن کے بعد نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ”آج کے بعد میرے بھائی کا سوگ نہ کیا جائے۔“ اسے ابو داؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْفٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ تُوْفِيَ ابْنُ لَأْمٍ عَطِيَّةٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ

لَيْتَ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَقَالَتْ نَهَيْتُ أَنْ نُجِدَ أَكْثَرَ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا فوت ہو گیا۔ تیسرے دن انہوں نے زرد خوشبو منگوا کر استعمال کی اور فرمایا ”میں شوہر کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
جس گھر میں وفات ہو ان کے ہاں کھانا پکا کر بھجوانا سنت ہے۔

۸۶

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اصْنَعُوا لَالِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ آتَاهُمْ مَا يَشْتَلُهُمْ أَوْ أَمُرُ بِشَتْلِهِمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت عبد اللہ بن جعفر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”جب حضرت جعفر رحمہ اللہ کی وفات کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لال و میل کے لئے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا ”من لوگوں پر ایسی معیبت آئی ہے یا فرمایا ایسا موقع آیا ہے جس میں وہ کھانا نہیں پکائیں گے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
تعزیت کے موقع پر بیٹن کرنا، چیخنا، چلاتا، کپڑے پھاڑنا اور ماتم کرنا منع

۸۷

ہے۔

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنَ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرَكُونَهَا الْقَفَرُ فِي الْأَحْسَابِ وَالطُّغْنُ فِي الْأَنْسَابِ وَالْإِسْتِسْقَاءُ بِالْجُحُومِ وَالْيَأْسُ وَقَالَ النَّبِيَّةُ إِذَا لَمْ تَكُنْ قَبْلَ مَوْتِهَا تَهَامِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَعَلَيْهَا مِائَاتٌ مِنْ خَطَرَاتِ قَطْرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت ابو مالک اشعری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”میری امت میں زمانہ جاہلیت کے چار کام ایسے ہیں جنہیں لوگ نہیں چھوڑیں گے۔ ۱۔ اپنے حسب پر فخر کرنا۔ ۲۔ دوسروں کے حسب پر طعنہ زنی کرنا۔ ۳۔ تاروں سے ہارش طلب کرنا۔ ۴۔ (مرنے والوں پر) بین کر کے روٹنا۔“ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بین کرنے والی عورت اگر مرنے سے قبل توبہ نہیں کرے گی، تو اسے قیامت کے روز کھڑا کر کے گندہک کا پائسہ اور کھجلی (خارش) کا کرتا پہنایا جائے گا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا تَنُوحَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۴)

۲- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۱۳۰۶
۴- مختصر صحیح بخاری للزیلعی رقم الحديث ۶۶۴

۱- کتاب الجنائز ، باب احداث المرأة علی غیر زوجها
۳- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحديث ۴۶۳

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے (بیعت لیتے وقت) عہد لیا تھا کہ ہم نوہ نہیں کریں گی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۸ تعزیت کے وقت خاموشی سے آنسو بہانا یا رونا جائز ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۴۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۸۹ اہل میت کو بڑے یا چھوٹے کھانے کا اہتمام کرنا منع ہے۔

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَرَى نَعْدُ الْإِحْتِمَاعَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَصَنَعَةَ الطَّعَامِ بَعْدَ دَفْنِهِ مِنَ الْيَأْسِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ. (۱)

(صحیح)

حضرت جریر بن عبد اللہ بھلی رحمہ فرماتے ہیں کہ میت دفن کرنے کے بعد اہل میت کے گھر جمع ہونا اور ان کے ہاں کھانا کھانا ہم نوہ میں شمار کیا کرتے تھے۔ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تعزیت کے متعلق وہ امور جو سنت رسولؐ سے ثابت نہیں۔

- ۱ تعزیت کے لئے ہاتھ اٹھا کر دُعائے کرتا۔
- ۲ تعزیت کے لئے ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھتا۔
- ۳ تعزیت کے لئے آنے والے آدمی کا پہلے سے موجود افراد کو بار بار اجتماعی دُعائے کے لئے درخواست کرتا۔
- ۴ تین دن سے زیادہ اہل میت کے گھر یا کسی دوسری جگہ بیٹھنے کا اہتمام (پھوڑی ڈالنا) کرتا۔
- ۵ وفات کے بعد پہلی شب برات یا پہلی عید کے موقع پر نئے سرے سے تعزیت اور سوگ کا اہتمام کرتا۔

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

غسل میت کے مسائل

میت کو غسل دینے سے پہلے اچھی طرح ٹٹولنا چاہیے تاکہ اگر پیٹ میں کوئی فضلہ وغیرہ ہو تو وہ خارج ہو جائے اور جسم اچھی طرح پاک صاف ہو جائے۔

مسئلہ ۹۰

قریب ترین رشتہ داروں کو میت لحد میں اتارنی چاہیے۔

مسئلہ ۹۱

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ غَسَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَمَعَتْ أَنْظَرُ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَوْتِ فَلَمْ يَشْفِئَا وَكَانَ طَيِّبًا حَيًّا وَمَيِّتًا وَوَلَّى دَفَنَهُ وَاجْتَانَهُ ثَوْنُ النَّاسِ أَرْبَعَةٌ عَلِيُّ وَالْعَبَّاسُ وَالْفَضْلُ وَصَالِحٌ وَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَحَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَحْدًا فَصَبَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ نَصَارًا وَالْحَاكِمُ الْيَهُودِيُّ (۱)

(صحیح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”میں رسول اللہ ﷺ کو غسل دینے لگا تو آپ ﷺ کے جسم اطہر کو ٹٹولا تو کوئی چیز نہ پائی رسول اللہ ﷺ جس طرح زندگی میں پاک صاف تھے اسی طرح اپنی وفات کے بعد بھی پاک اور صاف تھے۔ لوگوں میں سے چار آدمی آپ ﷺ کا جسم اطہر قبر میں اتارنے پر مامور ہوئے۔ ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ (آپ ﷺ کے داماد) حضرت عباس رضی اللہ عنہ (آپ ﷺ کے چچا) حضرت فضل رضی اللہ عنہ (حضور کے چچا زاد بھائی) اور آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت صالح رضی اللہ عنہ شامل تھے۔ ان حضرات نے رسول اللہ ﷺ کو لحد میں اتارا اور اوپر کچی اینٹیں نصب کیں۔ اسے حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۲

میت کے غسل کا آغاز وضو سے کرنا چاہیے۔

مسئلہ ۹۳

غسل کے لئے استعمال ہونے والے پانی میں بیری کے پتے ڈالنا مستنون

ہیں۔

۹۳	غسل طلق (تین یا پانچ یا سات) مرتبہ دینا چاہیے۔
۹۵	آخری بار غسل دینے کے لئے پانی میں کافور ڈالنا مسنون ہے۔
۹۶	میت خاتون ہو تو غسل کے بعد سر کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا کر پیچھے ڈال دیں جائیں۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْتَسِلُ انْتَهَ فَقَالَ :
إِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنِ فِي الْأَخْيَرَةِ كَالْفُورِ أَوْ
شَيْئًا مِنْ كَالْفُورِ فَإِذَا فُرِغَ مِنْهَا فَادْخُلِي فَلَمَّا فَرَضْنَا أَذْنَاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حَقْوَةً فَقَالَ : أَشْعِرْنَهَا إِنَاءَهُ وَفِي رِوَايَةٍ
إِغْسِلْنَهَا وَفُورًا أَوْ لَاحًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا وَابْتَدِئِي بِمِائِيهَا وَقَوَّضِي الْوُضُوءَ مِنْهَا فَقَالَتْ فَضَعَرْنَا شَعْرَهَا
ثَلَاثَةً فَرُؤُنَا فَالْتَمَعْنَا حَلْفَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم حضور اکرم ﷺ کی بیٹی (حضرت زینب علیہا السلام) کو غسل دے رہی تھیں تو آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا ”اے تین یا پانچ مرتبہ یا اگر مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ غسل دینا اور پانی میں بھری کے پتے ڈال لینا جب تم غسل دے چکو تو مجھے اطلاع دے۔“ چنانچہ جب ہم فارغ ہو گئیں تو حضور اکرم ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے (اپنا تہجد ہماری طرف پھیلایا اور فرمایا ”یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔“ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں ”اے طلق طرف پھیلایا اور فرمایا ”یہ اس کے جسم پر لپیٹ دو۔“ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں ”اے طلق مرتبہ یعنی تین یا پانچ یا سات مرتبہ غسل دو۔ اور آغاز وضو کے اعضاء سے داہنی طرف سے کرو۔“ حضرت اُمّ عطیہ علیہا السلام کہتی ہیں کہ ہم نے (غسل کے بعد) سر کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائیں اور انہیں پیچھے کی طرف کر دیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

غسل دینے والا میت میں کوئی ناگوار چیز دیکھ کر پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرماتے ہیں۔

عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا فَسَتَرَهُ سَتْرَهُ اللَّهُ مِسر الدُّنُوبِ وَمَنْ كَفَّنَ مُسْلِمًا كَسَاهُ اللَّهُ مِنَ السُّنَنِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۲)

حضرت ابو اسحاق علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی میت کو غسل دیا (اور کوئی ناگوار چیز دیکھ کر) اسکی پردہ پوشی کی اللہ اس کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جس کسی مسلمان کو کفن دیا اللہ تعالیٰ اسے (قیامت کے دن) سندس کالباں پہنائے گا۔“ اسے طبرانی نے

روایت کیا ہے۔

میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مِنْ غُسْلِهِ الْمُسْلِمُ وَمِنْ حِفْظِهِ الْوُضُوءَ يَنْحَى الْمَيِّتَ رَوْاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "میت کو غسل دینے کے بعد غسل ہے اور میت کو کندھا دینے کے بعد وضو ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِي غَسْلِ مَيِّتِكُمْ غَسْلٌ إِذَا غَسَلْتُمُوهُ فَإِنَّ مَيِّتَكُمْ لَيْسَ بِنَجَسٍ فَغَسِبْكُمْ أَنْ تَغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جب تم میت کو غسل دو تو تم پر غسل واجب نہیں کیونکہ میت نجس نہیں ہے، لہذا یہی کافی ہے کہ تم اپنے ہاتھ دھو لو" اسے حاکم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

شہید کے لئے غسل نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قُلَيْهِ أَكْبَدِي نَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَتَيْتُمْ أَكْفَرًا أَخَذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَبِّمَا قَلَمَةً فِي اللَّحْدِ وَقَالَ أَنَا شَهِدْتُ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ بِتَغْيِثِهِمْ بِمَاعِيَةٍ وَكَمْ يُغْسَلُونَ وَكَمْ يُصَلُّ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے احد میں سے دو شہیدوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے۔ پھر پوچھتے "ان دونوں میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد تھا؟" لوگوں کے بتانے پر نبی اکرم ﷺ اسے قبر میں آگے کرتے اور فرماتے "قیامت کے دن میں ان کی (شہادت کی) گواہی دوں گا۔" پھر آپ ﷺ نے شہداء کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا نہ انہیں غسل دیا نہ ان پر نماز پڑھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

خلوند، بیوی کو اور بیوی، خلوند کو بلا کراہت غسل دے سکتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْبَيْعِ فَوَحَّدَنِي وَأَنَا أَحَدُ صُلَاةٍ فِي رَأْسِي وَأَنَا أَقُولُ وَارَأَاهُ فَقَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ، وَارَأَاهُ ثُمَّ قَالَ مَا ضَرُّكَ لَوُمْتُ قَلْبِي فَقُمْتُ عَلَيْكَ فَغَسَلْتُكَ وَكَفَّسْتُكَ وَصَلَّيْتُ عَلَيْكَ وَذَفَفْتُكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ (۱) (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیع سے ایک جنازہ پڑھ کر تشریف لائے اور مجھے تلاش کیا۔ میرے سر میں درد تھا اور میں کہہ رہی تھی ”ہائے میرا سر پٹنا جا رہا ہے۔“ آپ نے فرمایا ”نہیں! بلکہ میرا سر۔ اے عائشہ! اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہو جاؤ تو تمہارے سارے کام خود کروں خود تمہیں غسل دوں خود تمہیں کفن پہنوں اور خود تمہاری نماز جنازہ پڑھ کر دفن کروں اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔“ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَوْ كُنْتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَلْبَرْتُ مَا غَسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَيْرَ نِسَائِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی اگر پہلے معلوم ہوتی تو رسول اللہ ﷺ کو ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن غسل دیتیں۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَأَةَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا غَسَلَتْ أَبَا بَكْرٍ حِينَ تَوَفَّى ثُمَّ خَرَجَتْ فَسَأَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ شَدِيدُ الْبَرْدِ فَهَلْ عَلَى مَنْ غَسَلَ فَقَالُوا لَا رَوَاهُ فِي الْمَوْطَأِ (۳)

حضرت عبد اللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وفات کے بعد غسل دیا اور موجود مہاجرین سے دریافت کیا ”آج شدید سردی ہے کیا مجھے ضرور غسل کرنا چاہیے؟“ لوگوں نے کہا ”ضروری نہیں۔“ اسے امام مالک نے موطا میں روایت کیا ہے۔

میت کو غسل دینے کے لئے پردے کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔ مسئلہ ۱۰۱

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۴)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کوئی مرد کسی مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی عورت کے ستر کو نہ دیکھے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن ابن ماجہ للابیانی الجزء الثانی رقم الحديث ۱۱۹۸

۲- صحیح سنن ابن ماجہ للابیانی الجزء الثانی رقم الحديث ۱۱۹۶

۳- کتاب الفسل، باب البهي عن النظر الى عورة الرجل والمرأ

۴- کتاب الجنائز، باب غسل الميت

بَابُ التَّكْفِينِ

کفن کے مسائل

زندگی میں بجومیت کا سرپرست ہو، وہی کفن تیار کرنے کا ذمہ دار ہے۔
کفن صاف ستھرا اور اچھے کپڑے سے بنانا چاہیے۔

۱۰۲

۱۰۳

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَحَاهُ فَلْيُخْسِنْ كَفَنَهُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۱)

(صحیح)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مرنے والے کا ولی اسے چھل کے لئے اچھا کفن بنائے۔“ اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

کسی محتج یا بے سارا میت کے لئے کفن تیار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سندس کالباس پہنائیں گے۔

۱۰۴

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۹۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مرد کو تین کپڑوں میں کفن دینا مسنون ہے۔

۱۰۵

کفن کے لئے سفید کپڑے استعمال کرنا افضل ہے۔

۱۰۶

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَفَّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِمَاءٍ يَنْصُ سَبْعُونَ مَنَ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِمْ قَبِيضٌ وَلَا عِمَامَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید یعنی چلوڑوں میں کفن دیا گیا۔ سات سو برس سے یہی ہوئی تھیں ان میں نہ کرتا تھا نہ کپڑی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

عورت کے کفن میں پانچ کپڑے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۰۷

قَالَ الْحَسَنُ الْخَرَقَةُ الْخَامِسَةُ تَشُدُّ بِهَا الْفَجَنَيْنِ وَالْوَرَكَيْنِ تَحْتَ الدَّرْعِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت حسن (ہماری رحمہ اللہ) فرماتے ہیں عورت کے کفن کا پانچواں کپڑا وہی ہے جو قبض کے نیچے رہتا ہے اس سے عورت کا ستر اور رانیں باندھی جاتی ہیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ ۱۰۸ شہید کے لئے نہ کفن ہے نہ غسل، اسی حالت میں اور انہی کپڑوں میں شہید کو دفن کرنا چاہیے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ شَهِدَاءَ أَحَدٍ لَمْ يُغَسَّلُوا وَكُفِّنُوا بِبِعَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ شہدائے احد نہ غسل دیئے گئے نہ ان پر نماز پڑھی گئی اور خون (آلود کپڑوں سمیت) دفن کئے گئے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَاللَّيْلِ نَفْسِي يَدِيهِ لَا يَكْتُمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْثَمُ بِمَنْ يَكْتُمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنِ السُّمِّ وَالرَّيْحُ رِيحُ الْمَسْكِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جو بھی شخص اللہ کی راہ میں زخمی کیا جاتا ہے اللہ اسے خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی کیا گیا ہے پھر بھی جب وہ قیامت کے روز اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس حال میں آئے گا کہ (اس کے زخموں سے) سرخ رنگ کا خون بہہ رہا ہوگا جس سے منک کی خوشبو آ رہی ہوگی۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۹ میتیں زیادہ اور کفن کم کی صورت میں ایک کفن میں ایک سے زائد میتیں دفن کی جاسکتی ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۵۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۱۰ محرم کو احرام کی انہی چاروں میں کفن دینا چاہیے، جو اس نے پہن رکھی ہوں۔

مسئلہ ۱۱۱ محرم اور شہید کے علاوہ باقی میتوں پر غسل اور کفن کے بعد خوشبو لگانا جائز ہے۔

چاہیے۔

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ يَبْدَأُ بِالْكَفْنِ ثُمَّ بِالَّذِيْنِ ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ وَقَالَ سُفْيَانُ اَجْرُ الْقَبْرِ وَالْمَسْلُ هُوَ مِنَ الْكَفْنِ
رَوَاهُ ابْنُ حَارِثٍ (۱)

ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں (میت کے مال سے) پہلے کفن بنایا جائے پھر قرض ادا کیا جائے۔ پھر وصیت پوری کی جائے۔ سفیان کہتے ہیں قبر کھودنے اور غسل دینے کی اجرت کفن بنانے میں شامل ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

کفن کے متعلق وہ امور جو سنتِ رسولؐ سے ثابت نہیں

- ۱ کفن پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کلمہ طیبہ، حمد نامہ، کوئی قرآنی آیت یا اہل وغیرہ کے نام لکھنا۔
- ۲ طیبہ کپڑے پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کلمہ طیبہ، حمد نامہ، کوئی قرآنی آیت یا اہل بیت کے نام وغیرہ لکھ کر میت کے سینے پر رکھنا۔
- ۳ کفن آپ زمزم میں بچکونا
- ۴ بزرگوں کے لباس میں کفن بنانا۔
- ۵ یہ عقیدہ رکھنا کہ مذکورہ بالا تمام امور یا کسی ایک پر عمل کرنے سے میت کے عذاب میں تخفیف ہو گی۔
- ۶ چھوٹے بچوں کو کفن کی بجائے نئے کپڑے پہنا کر ان میں دفن کرنا۔
- ۷ فوت شدہ ذوالہلیا ذوالمن کو کفن کی بجائے شادی کے کپڑے یا سرا پہنا کر دفن کرنا۔



بَابُ الْجَنَازَةِ

جنازہ کے مسائل

جنازہ لے جانے میں جلدی کرنی چاہیے۔

۱۱۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنَّ تِلْكَ صَالِحَةٌ خَيْرٌ تَهْتَمُّونَهَا إِلَيْهِ وَإِنْ تِلْكَ سِوَا ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنازہ کے معاملے میں جلدی سے کام لو مرنے والا نیک ہے تو اس کے لئے بھلائی ہے، لہذا اسے بھلائی کی طرف (جلدی) پہنچو“ اگر مرنے والا گناہ گار ہے تو اس کے لئے برائی ہے، لہذا اسے اپنے کندھوں سے جلدی اتار ڈالو۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ إِذَا وَضِعَتِ الْجَنَازَةُ اخْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَغْبَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ فَلَنَعُوذَ بِهَا وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ كُفِّلْهَا يَا وَلَدَهَا أَيْنَ نَلْبِسُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَفِقَ رُؤُوسَهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ”جب جنازہ تیار ہو جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں، تو نیک آدمی کہتا ہے ”مجھے جلدی لے چلو۔“ اگر گناہ گار آدمی ہے، تو گھر والوں سے کہتا ہے ”ہائے مجھے افسوس مجھے کہاں لئے جا رہے ہو؟“ اس کی یہ آواز انسانوں کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے۔ اگر انسان سن لیں تو بے ہوش ہو جائیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۱۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ : رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں۔ ۱۔ سلام کا جواب دینا۔ ۲۔ مریض کی تیمارداری کرنا۔ ۳۔ جنازے کے ساتھ جانا۔ ۴۔ دعوت قبول کرنا۔ ۵۔ چھینکے والے کو چھینک کا جواب دینا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۶

عورتوں کا جنازے کے ساتھ نہ جانا افضل ہے۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَيْتُنَا عَنْ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُغْزَمْ عَلَيْنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمیں (عورتوں کو) جنازے کے ساتھ جانے سے منع کیا گیا ہے، لیکن نبی اکرم ﷺ نے ہم پر سختی نہیں فرمائی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔ جس جنازے کے ساتھ خلاف شرع کام ہوں اس کے ساتھ جانا منع

مسئلہ ۱۱۷

ہے۔

جنازے کے ساتھ خوشبو یا آگ وغیرہ لے جانا منع ہے۔

مسئلہ ۱۱۸

مسئلہ ۱۱۹

جنازے کے ساتھ اونچی آواز میں کلمہ طیبہ کا ورد کرنا یا قرآنی آیات پڑھنا منع ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَأْيَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ اور ماتم کرنے والی عورتیں ہوں۔ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُتْبَعَ الْجَنَازَةُ بِصَوْتٍ وَلَا نَارٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خَالَوْدٍ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنازے میں (اونچی) آواز یا آگ کے ساتھ نہ چلا جائے۔“ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَكْرَهُونَ رَفْعَ الصَّوْتِ عِنْدَ الْجَنَائِزِ رَوَاهُ التَّيْهَقِيُّ (۴)

(صحیح)

حضرت قیس بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام جنازے کے ساتھ آواز بلند کرنا ناپسند فرماتے تھے۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۰ جنازے کے ساتھ آگے پیچھے۔ دائیں بائیں چلنا جائز ہے البتہ پیچھے چلنا افضل ہے۔

مسئلہ ۱۲۱ جنازے کے ساتھ سواری پر جانا درست ہے، لیکن سوار کو جنازے کے پیچھے چلنا چاہیے۔

عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الرَّكْبُ يَسِيرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي يَمْشِي خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيبًا مِنْهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱) (صحيح)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”سوار جنازے کے پیچھے رہے اور پیدل جنازے کے قریب رہے ہوئے آگے پیچھے“ دائیں بائیں چل سکتا ہے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَشْيُ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ (۲) (حسن)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنازے کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے افضل ہے۔“ اسے احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۲ جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے اس وقت تک بیٹھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ قُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى تَوْضَعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ نیچے نہ رکھ دیا جائے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۳ جنازہ اٹھانے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے۔

۱- صحيح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثاني رقم الحديث ۲۷۲۳

۲- كتاب الجنائز ، باب متى يقعد إذا قام للجنائز

۳- احکام الجنائز للالبانی رقم الصلحه ۷۶

وضاحت محدث سلسلہ نمبر ۹۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

جنازے کے متعلق وہ امور جو مسکت رسولؐ سے ثابت نہیں

- ۱ جنازے پر پھول ڈالنا کوئی دوسری نصاب و سنت کرتا۔
- ۲ جنازے کے اوپر نقش و نگار والی مژبن چادر ڈالنا۔
- ۳ سبز رنگ کی چادر پر کلمہ طیبہ یا دوسری قرآنی آیات وغیرہ لکھ کر جنازے پر ڈالنا۔
- ۴ گھر سے جنازہ نکالتے وقت صدقہ اور خیرات کا اہتمام کرتا۔
- ۵ جنازے کو نیک لوگوں کی قبروں کا طواف کروانا۔
- ۶ یہ عقیدہ رکھنا کہ نیک آدمی کا جنازہ ہلکا ہوتا ہے اور گناہ گار کا جنازہ بھاری ہوتا ہے۔
- ۷ جنازہ لے جانے سے قبل قرآن مجید کے اڑھائی پارے تلاوت کرتا۔



بَابُ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ

نماز جنازہ کے مسائل

سنتہ ۱۲۳ نماز جنازہ پڑھنے کی فضیلت۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ فَلَهُ رِطَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تَنْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ فَيَلْ وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ مِثْلُ الْجَلِيلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص جنازے میں شامل ہو اور نماز کرے، اسے ایک قیراط ثواب ملتا ہے اور جو شخص میت دفن کرنے تک موجود رہے، اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔“ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ قیراطان کا کیا مطلب ہے؟“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”دو قیراط ثواب دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہے۔“ اسے بخاری نے روایت ہے۔

سنتہ ۱۲۵ نماز جنازہ میں صرف قیام ہے جس میں چار تکبیریں ہیں۔ نہ رکوع ہے نہ

سجدہ۔

سنتہ ۱۲۶ عاتبانہ نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلِّي فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نجاشی کی موت کی خبر اسی روز پہنچائی، جس روز وہ فوت ہوا۔ نبی اکرم ﷺ صحابہ کرامؓ کے ساتھ جنازہ گاہ تشریف لے گئے ان کی صف بندی اور چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھائی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

سنتہ ۱۲۷ پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنی مستنون ہے۔

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ رَوَاهُ

(صحیح)
الترمذی وأبو داؤد وابن ماجہ (۱)
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز جنازہ میں سورہ فاتحہ پڑھی۔ اسے ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةِ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَقَالَ لَتَعْلَمُوا أَنَهَا سُنَّةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)
حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، تو انہوں نے اس میں سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا ”جان رکھو یہ سنت ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۸

پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ، دوسری تکبیر کے بعد درود شریف، تیسری تکبیر کے بعد دُعاء اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۲۹

نماز جنازہ میں آہستہ یا بلند آواز سے قرأت کرنا دونوں طرح درست ہے۔

مسئلہ ۱۳۰

سورہ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی کوئی دوسری سورہ ساتھ ملانا بھی جائز ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَجَهَرَ حَتَّى أَسْمَعَهُ فَلَمَّا فَرَغَ أَحْبَبْتُ يَدِيهِ فَسَأَلْتُهُ قَالَ إِنَّمَا جَهَرْتُ لَتَعْلَمُوا أَنَهَا سُنَّةٌ وَحَقٌّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ (۳)

حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی۔ انہوں نے سورہ فاتحہ کے بعد ایک دوسری سورہ لوہی آواز میں پڑھی، جو ہم سنی۔ جب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فارغ ہوئے، تو میں نے انہیں ہاتھ سے پکڑا اور (قرأت بارہ میں) ان سے سوال کیا انہوں نے جواب دیا ”میں نے جری قرأت اس لئے کی ہے تاکہ تمہیں مطہ ہو جائے کہ یہ سنت ہے اور جائز ہے۔“ اسے بخاری، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يَكْبِرَ الْإِمَامُ ثُمَّ يَقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ الْأُولَى سِرًّا فِي نَفْسِهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَيَخْطُبُ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَةِ فِي التَّكْبِيرَاتِ لَا يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْهُمْ ثُمَّ يُسَلِّمُ سِرًّا فِي نَفْسِهِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ (۴)

(صحیح)

حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نماز جنازہ میں امام کا پہلی تکبیر کے بعد خاموشی سے سورہ فاتحہ پڑھنا پھر (دوسری تکبیر کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُورو بھیجا پھر (تیسری تکبیر کے بعد) غلوں دل سے میت کے لئے دعاء اور لوہی آواز سے قرأت نہ کرنا (چوتھی تکبیر کے بعد) آہستہ سلام پھیرنا سفت ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

دورو شریف کے بعد تیسری تکبیر میں مندرجہ ذیل دُعاؤں میں سے کوئی ایک یا دونوں دُعایں مانگنی چاہئیں۔

مسئلہ ۱۳۱

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِينَا وَغَائِبِينَ وَصَغِيرَنَا وَكَبِيرَنَا وَآثَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْنَا مِنْهُ فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنْهُ فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْلَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ میں یہ پڑھا کرتے تھے ”یا اللہ! ہمارے زندوں اور مردوں کو، حاضر اور غائب کو، چھوٹوں اور بڑوں کو، مردوں اور عورتوں کو بخش دے۔ یا اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور جسے مارنا چاہے اسے ایمان پر موت دے۔ یا اللہ! ہمیں مرنے والے (پر صبر کرنے) کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور اسی کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر۔“ اسے احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت ہے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَالِيَهُ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نَزْلَهُ وَوَسِّعْ مَقْبَلَهُ وَاعْمِصْلَهُ بِالنِّسَاءِ وَالْقُلُوبِ وَالْبَرَدِ وَتَقِهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تَقِيَتِ النَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ النَّفْسِ وَأَهْلُهُ ذَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعْلَنْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ: حَتَّى تَمَيَّنْتَ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْعَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے کی نماز پر جو دعاء پڑھی وہ میں نے یاد کر لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء یوں فرمائی ”یا اللہ! اسے بخش دے اس پر رحم فرما اسے آرام دے اور معاف فرما اس کی باعزت مسمانی کر اس کی قبر کشادہ فرماوے، اسے پانی، برف اور لولوں سے دھو کر اس طرح گناہوں سے پاک اور صفیٰ فرما جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے اس کے گھر سے بہتر گھر، اس کے اہل و عیال، سے بہتر اہل و عیال، اس کی ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرما“ اسے

۱- صحیح سنن ابن ماجہ للابانی الجزء الاول رقم الحديث ۱۲۱۷

۲- مختصر صحیح مسلم للابانی رقم الحديث ۴۷۷

جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔“ حضرت عوف بن مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں۔“ یہ دعاء سن کر میں نے خواہش کی کہ کٹھین میت میری ہوتی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
مسئلہ ۱۳۲ بچے کے جنازہ میں مندرجہ ذیل دعاء پڑھنی مسنون ہے۔

صَلَّى الْحَسَنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرْطًا وَذَخِيرًا وَأَجْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت حسن رحمہ اللہ نے ایک بچے پر نماز جنازہ پڑھی۔ جس میں سورہ فاتحہ کے بعد یہ دعاء مانگی ”یا اللہ! اس بچے کو ہمارے لئے پیشوا، پیش رو، ذخیرہ اور باعث اجر بنا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۳ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے امام کو مرد میت کے سر اور عورت میت کے وسط میں کھڑا ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۱۳۴ نماز جنازہ پڑھانے کے لئے امام کا مرد میت کے وسط میں اور عورت میت کے سینے کے برابر کھڑا ہونا سنت سے ثابت نہیں۔

عَنْ أَبِي غَالِبٍ، قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى عَلَى حَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حَيْثُ رَأْسُهَا فَجِئْتُ بِحَنَازَةِ أُخْرَى، بِإِمْرَأَةٍ. فَقَالُوا: يَا أَبَا حَمْزَةَ! صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَامَ حَيْثُ وَسْطُ السَّرِيرِ. فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زَيْدٍ: يَا أَبَا حَمْزَةَ! هَكَذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ مِنْ الْحَنَازَةِ مُقَامَكَ مِنَ الرَّجُلِ. وَقَامَ مِنَ الْمَرْأَةِ مُقَامَكَ مِنَ الْمَرْأَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: اخْفَظُوا، رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت ابو غالب رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رحمہ اللہ کو ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھاتے دیکھا حضرت انس مرد میت کے سر کے سامنے کھڑے ہوئے پھر دوسرا جنازہ آیا جو ایک عورت کا تھا۔ علاء بن زیاد نے کہا اے ابو حمزہ (حضرت انس رحمہ اللہ کی کنیت) عورت کی نماز جنازہ پڑھو۔ حضرت انس رحمہ اللہ چاہائی کے وسط میں کھڑے ہو گئے (اور نماز پڑھائی) علاء بن زیاد نے حضرت انس رحمہ اللہ سے پوچھا اے ابو حمزہ! کیا تو نے رسول اکرم ﷺ کی مرد میت کے سر کے برابر اور عورت میت کے وسط میں کھڑے ہوتے دیکھا ہے؟ حضرت انس رحمہ اللہ نے فرمایا ”ہاں!“ پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ”اسے یاد رکھنا۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

نمازِ جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔

۱۳۵

مسئلہ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي حَمِيعِ تَكْبِيرَاتِ الْحَضَارَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ عَنْ جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ کی تمام تکبیروں میں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ اسے بخاری نے ”جزء رفع الیدین“ میں روایت کیا ہے۔

نماز میں دونوں ہاتھ سینے پر باندھنے مسنون ہیں۔

۱۳۶

مسئلہ

عَنْ طَاوُوسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى مِمَّا يَشُدُّ بِهِمَا عَلَى صَلَوَتِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲)

حضرت طاووس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر سینے کے مقام پر باندھا کرتے تھے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

نمازِ جنازہ میں صرف ایک سلام کہہ کر نماز ختم کرنا بھی جائز ہے۔

۱۳۷

مسئلہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى حَضَارَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا سَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً رَوَاهُ السَّائِقُ قُطَيْبٌ وَالْحَاكِمُ وَالتَّيْهَمِيُّ (۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اس میں چار تکبیریں کیں اور صرف ایک سلام کیا۔ اسے دار قطنی، حاکم اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

لوگوں کی تعداد کے مطابق کم یا زیادہ صفیں بنائی جاسکتی ہیں۔

۱۳۸

مسئلہ

نمازِ جنازہ کے لئے صفوں کی تعداد کا تعین سنت سے ثابت نہیں۔

۱۳۹

مسئلہ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ تَوَلَّى الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنْ لَجَشٍ فَلَمْ يَفْصَلُوا عَلَيْهِ قَالَ فَفَصَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ صُفُوفٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ”آج جس کے ایک نیک بخت آدمی کا انتقال ہو گیا ہے، لہذا آؤ اس کی (قائبانہ) نمازِ جنازہ پڑھیں۔“ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں ہم نے صفیں بنائیں اور نبی اکرم ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھائی، نماز میں ہماری کئی صفیں تھیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

جس مؤحد اور متقی شخص کی نماز جنازہ میں چالیس مؤحد اور نیک آدمی شرکت کریں اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرماتے ہیں۔

مسند ۱۳۰

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومَ عَلَى حَازَتِهِ أَوْ يَقُومَ رَجُلًا لَا يَشْرِكُونَ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَعَهُمُ اللَّهُ فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی مسلمان مرد فوت ہوتا ہے اور اس کی نماز جنازہ میں ایسے چالیس آدمی شریک ہوتے ہیں جنہوں نے اللہ کے ساتھ شرک نہیں کیا تو اللہ اس میت کے حق میں ان چالیس آدمیوں کی سفارش (یعنی دعا مغفرت) قبول فرماتا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔
عورت مسجد میں نماز جنازہ ادا کر سکتی ہے۔

مسند ۱۳۱

مسند ۱۳۲

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تَوَفَّى سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقاصٍ قَالَتْ ادْخُلُوا بِنَا الْمَسْجِدَ حَتَّى نُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ وَاللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ابْنِي يَظَاءَ فِي الْمَسْجِدِ سَهْلًا وَآخِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ جب سعد بن ابی وقاصؓ کا انتقال ہوا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت سعدؓ کا جنازہ مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی نماز جنازہ ادا کر سکوں۔ لوگوں نے (مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا) ٹھیک نہ کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے بیضا کے دونوں بیٹوں یعنی سہیل اور اس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی تھی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

قبرستان میں نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔

مسند ۱۳۳

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ يَنْ الْقَبْرِ رَوَاهُ الطَّبْرَاذِيُّ (۳)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں قبرستان میں نماز جنازہ

منع سے منع فرمایا ہے۔ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

قبرستان سے الگ تنہا قبر پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ ۱۳۳

میت دفنانے کے بعد نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ ۱۳۵

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَهَيَّ رَسُولَ اللَّهِ إِلَى قَبْرِ رَطْبٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَفَّوْا خَلْفَهُ
بِرَأْسِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک تازہ قبر پر گزر ہوا، آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی۔ صحابہ کرام نے بھی نبی اکرم ﷺ کے پیچھے صفیں باندھ کر نماز پڑھی۔ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ میں چار تکبیریں کیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

ایک سے زائد میتوں پر ایک ہی نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔ ۱۳۶

میت میں مرد اور عورتوں میں دونوں ہوں تو مرد کی میت امام کے قریب اور ۱۳۷

عورت کی میت قبلہ کی طرف ہونی چاہیے۔

عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍوَأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمَدِينَةِ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَيَجْعَلُونَ الرِّجَالُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ وَالنِّسَاءُ مِمَّا
يَلِي الْقِبْلَةَ رَوَاهُ مَالِكٌ (۲)

امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مردوں اور عورتوں پر انھیں نماز جنازہ پڑھتے، تو مردوں کو امام کی طرف اور عورتوں کو قبلہ کی طرف رکھتے تھے۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

شہید کی نماز جنازہ مؤخر کی جاسکتی ہے۔ ۱۳۸

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرِّجَالِ مِنَ
بَنِي إِسْرَءِيلَ أَحَدًا فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَكْثَرُ أَهْلِ الْقُرْآنِ فَإِنَّا أَشِيرُ لَهُ إِلَى أَحَدٍ هِمَا قَلَمُهُ فِي اللَّحْدِ
يَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَأَمْرٌ بَيْنَهُمْ بِمَمَاتِهِمْ وَلَمْ يُعْشَرُوا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے اُحد میں سے دو شہیدوں کو ایک کفن دیتے پھر پوچھتے ”ان میں سے قرآن کے زیادہ یاد تھا؟“ جب بتایا جاتا، تو اسے پہلے لحد میں

اتارتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”قیامت کے روز میں ان کی گواہی دوں گا۔“ پھر حکم دیا ”کہ شہداء کو خون آلود و فحش نہ انہیں غسل دیا گیا نہ ان پر نماز پڑھی گئی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُمَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى لَعْلٍ أَحَدِ صَلَوَتِهِ عَلَى الْمَيِّتِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک روز (احد کی طرف) نکلے تو شہدائے احد پر عام میت کی طرح نماز جنازہ پڑھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے خود گشتی کرنے والے کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ ابْنِ النَّبِيِّ ﷺ بَرَّحِلَ قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشَاقِصَ فَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۲)

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے تیز و جارحانہ آلے سے خود گشتی کر لی اسے نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ اسے احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کی نماز جنازہ پہلے مردوں نے، پھر عورتوں نے، پھر بچوں نے بغیر لام کے پڑھی۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْسَالًا يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا فَرَعُوا أَذْخَلُوا النِّسَاءَ حَتَّى إِذَا فَرَعُوا أَذْخَلُوا الصِّبْيَانَ وَلَمْ يَوْمِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحَدٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں لوگ رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ پڑھنے کے لئے باری باری (حجرے میں) داخل ہوتے رہے۔ جب مرد نماز جنازہ سے فارغ ہو گئے، تو خواتین نے (حجرے میں) داخل ہو کر نماز پڑھی۔ جب خواتین فارغ ہو گئیں تو بچوں نے (حجرے میں) داخل ہو کر نماز جنازہ پڑھی۔ آپ ﷺ کی نماز جنازہ میں کسی نے لامت نہیں کروائی۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔
تین لوقت میں نماز جنازہ پڑھنا منع ہے۔

وضاحت: حدیث نمبر ۱۷۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

نماز جنازہ سے قبل اذان دینا اقامت کہنا سنت سے ثابت نہیں۔
نماز جنازہ پڑھنے کے بعد صف میں بیٹھ کر اجتماعی دعاء کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

بَابُ التَّدْفِينِ

تدفین کے مسائل

مسئلہ ۱۵۳ نماز جنازہ پڑھنے کے بعد تدفین تک ٹھہرنے کی فضیلت۔
وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۴۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۵۵ بغلی قبر (لحد) بنانا افضل ہے۔
مسئلہ ۱۵۶ قبر میں کچی اینٹیں استعمال کرنی چاہئیں۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ الْحَلَوُ إِلَى لَحَاءٍ وَأَنْصَبُوا عَلَى اللَّسَنِ نَصَبًا كَمَا صَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الموت میں یہ بات کہی ”میرے لئے لحد بنانا اور کچی اینٹیں استعمال کرنا جس طرح رسول اللہ ﷺ کے لئے لحد بنائی گئی اور کچی اینٹیں استعمال کی گئیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

قبر فراخ، گہری اور صاف ستھری ہونی چاہیے۔
بوقت ضرورت ایک قبر میں ایک سے زائد میتیں دفن کی جاسکتی ہیں۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ: احْفَرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَعْمِقُوا وَأَحْسِنُوا وَأَذْفِنُوا الْإِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ وَقَلِّعُوا أَكْثَرَهُمْ فَرَأَانَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو مَاجَةَ (۲)

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اُحد کے روز فرمایا ”قبریں گہری، فراخ اور صاف ستھری بناؤ اور ایک ایک قبر میں دو، دو، تین، تین آدمی دفن کرو۔ جسے قرآن مجید زیادہ یاد ہو اسے پہلے قبر میں اتار دو۔“ اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

میت کو پاؤں کی طرف سے قبر میں اتارنا سنت ہے۔

۱۵۹

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَى الْفَخْرُثُ أَنْ يُصَلَّى عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْ الْقَبْرِ وَقَالَ: هَذَا مِنَ السُّنَّةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۱) (صحيح)

حضرت ابو اسحق رحمہ سے روایت ہے حضرت فخرت عمارت رحمہ نے وصیت کی تھی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت عبداللہ بن یزید رحمہ پڑھائیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رحمہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر میں پاؤں کی طرف سے اتار اور فرمایا یہ سنت ہے۔ اس ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۶۰

قريب ترین عزیز کو میت قبر میں اتارنی چاہیے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۵۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

خلوند اپنی بیوی کی میت قبر میں اتار سکتا ہے۔

۱۶۱

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۵۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

میت قبر میں رکھتے وقت درج ذیل دُعاء پڑھنی مسنون ہے۔

۱۶۲

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِأَمْرِ رَوَّابِيٍّ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (صحيح)

(۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ میت کو قبر میں اتارتے وقت یہ دُعاء پڑھتے ”اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر میں اسے قبر میں اتارتا ہوں۔“ ایک دوسری روایت میں مِلَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ کی بجائے سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ کے الفاظ ہیں۔“ اسے احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قبر پر تین مٹھی مٹی ڈالنا سنت ہے۔

۱۶۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ ثُمَّ أَتَى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَنَى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۳) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رحمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔ پھر میت کی قبر پر تشریف لائے اور سر کی طرف سے تین مٹھی مٹی قبر پر ڈالی۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۱- صحيح سنن ابی داؤد للابانی الجزء الثانی رقم الحديث ۲۷۵۰

۲- صحيح سنن ابن ماجه للابانی الجزء الاول رقم الحديث ۱۲۶۰

۳- صحيح سنن ابن ماجه للابانی الجزء الاول رقم الحديث ۱۲۷۱

قبر کی شکل کو ہاں نما ہونی چاہیے۔

۱۶۳

عَنْ سُفْيَانَ الثَّمَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مُسْتَمًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت سفیان ثمار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک دیکھی جو کہ کوہن کی شکل کی تھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

زمین سے قبر کی اونچائی باشت سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔

۱۶۵

عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ: يَا أُمِّهِ الْخَشْفُ لِي عَنْ قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَصَاحِبِهِ فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُورٍ لَا مُشْرِفَةَ وَلَا لَاطِفَةَ مَبْطُوحَةٍ يَطْحَأُ الْعُرْصَةَ الْحُمْرَاءُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْحَاكِمُ (۲)

حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”اُمّی جان! مجھے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رحمہ اللہ اور حضرت عمر فاروق رحمہ اللہ کی قبریں دکھائیے۔“ چنانچہ حضرت عائشہ رحمہ اللہ نے مجھے تینوں قبریں دکھائیں نہ زیادہ بلند نہ زمین کے برابر اور قبروں کے ارد گرد سرخ ننگریاں بچھی ہوئی تھیں۔ اسے ابوداؤد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شِبْرًا أَوْ نَحْوَ شِبْرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۳)

حضرت صالح بن ابوصالح رحمہ اللہ کہتے ہیں ”میں نے رسول اللہ ﷺ کی قبر دیکھی باشت برابر یا کم و بیش باشت بھراؤنی تھی۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي الْهَيْجَاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَلَا أَيْتُكَ عَلَى مَا بَغْنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا تَدْعَ تَمْثَالًا إِلَّا طَمَسْنَاهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْنَاهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْمُسْلِمُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ (۴)

حضرت ابوالہیجاج اسدی رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے حضرت علی رحمہ اللہ نے فرمایا ”کیا میں تجھے اس کلام پر مامور نہ کروں؟“ اسے احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

قبر اونچی بنانا یا بنانا قبر پر مزار یا کسی قسم کی تعمیر کرنا منع ہے۔

۱۶۶

قبر پر نام، تاریخ وفات یا کوئی اور چیز لکھنا منع ہے۔

۱۶۷

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْسَى عَلَى الْقَبْرِ أَوْ يُزَادَ عَلَيْهِ أَوْ يُجْصَصَ عَلَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”رسول اللہ ﷺ نے قبر پر عمارت بنانے، اس کو اونچا کرنے اور اسے پختہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُجْصَصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُنْسَى عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قبر پر کئی بنانے قبروں پر (مستقل جلودین) کرایا حصول برکت کے لئے وقتی طور پر بیٹھنے سے اور قبروں پر تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُجْصَصَ الْقُبُورُ وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُنْسَى عَلَيْهِ وَأَنْ تُوْطَأَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. (۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے قبریں پکڑ بنانے، قبروں پر کچھ لکھنے قبروں پر تعمیر کرنے اور قبروں کی بے حرمتی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

قبر پر علامت کے طور پر پتھر وغیرہ رکھنا درست ہے۔

مسئلہ ۱۶۸

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَبِرَ عُثْمَانَ ابْنَ مَطْعُونٍ بِصَحْرَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر علامت کے طور پر ایک پتھر نصب فرمایا۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قبر تیار کرنے کے بعد اس پر پانی چھڑکنا درست ہے۔

مسئلہ ۱۶۹

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ الَّذِي رَشَّ الْمَاءَ عَلَى قَبْرِهِ بِلَالُ بْنُ رِبَاعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَقَرِيَّةً بَدَأَ مِنْ قَبْلِ رَأْسِهِ حَتَّى أَتَاهُ إِلَى رِجْلَيْهِ رَوَاهُ النَّهْهَقِيُّ. (۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی قبر پر پانی چھڑکا گیا اور پانی چھڑکنے والے حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے ایک مشکیزہ کے ساتھ سر کی طرف سے پانی چھڑکنا شروع کیا اور پاؤں تک

چھڑکا۔ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۰ رات کے وقت تدفین درست ہے۔

مسئلہ ۱۷۱ تدفین کے بعد نماز جنازہ پڑھنی جائز ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رات کے وقت ایک آدمی کو دفن کرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۲ تین اوقات میں نماز پڑھنا اور میت دفن کرنا منع ہے۔

عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبِرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَارِعَةً حَتَّى تَرْفَعَ وَحِينَ يَقُومُ قَلْنِمُ الطُّهَيْرَةِ حَتَّى تَمِيلَ الشَّمْسُ وَحِينَ تَضِيفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عقبہ بن عامر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور میت دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ پہلا جب سورج طلوع ہونے لگے۔ دوسرا جب دوپہر ہو، حتیٰ کہ سورج ڈھل جائے تیسرا جب سورج غروب ہونے لگے، حتیٰ کہ پوری طرح غروب ہو جائے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۳ تدفین کے دوران کسی عالم دین کو لوگوں کے درمیان بیٹھ کر فکرِ آخرت کی تلقین کرنی چاہیے۔

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يَلْحَدُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَسَنَّا حَوْكُهُ كَأَنَّ عَلَى رُؤُوسِنَا الطُّيْرَ وَفِي بَلَمِ غُودَةٍ نَكْتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ اسْمِعُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَوْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت براء بن عازب رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہم ایک انصاری کے جنازہ کے لئے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ قبر تک آئے۔ میت ابھی دفن نہیں کی گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی نبی اکرم ﷺ کے گرد اس قدر خاموشی سے بیٹھ گئے جیسے ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کے

ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ مٹی کرید رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا اور فرمایا ”عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو۔“ نبی اکرم ﷺ نے دو یا تین مرتبہ یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ اسے ابو داؤد نسائی اور ابن ماجہ نے روایت ہے۔

مسئلہ ۱۷۴ تدفین کے بعد میت سے سوال جواب ہوتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقْبَرَ الْمَيِّتُ أَنَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَادَانِ أَرْقَانِ يَقَالُ لِحَاجِبِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْأَخَرُ الْكَيْفَ يَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ ۖ يَقُولُ: مَا كَانَ يَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَقُولَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا ۖ ثُمَّ يُفْسَخُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ لَمْ يُنَوَّرْ لَهُ فِيهِ ثُمَّ يَقَالُ لَهُ: نَمْ فَيَقُولُ: أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِي فَأَخْبِرْهُمْ ۖ يَقُولَانِ: نَمْ كَوَافَةَ الْعُرُوسِ الَّتِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَنْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ وَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قُلْتُ مِثْلَهُ: لَا أَذْرَى يَقُولَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ قِفَا لِلأَرْضِ السَّمْعَى عَلَيْهِ فَلَتَبِمُ عَلَيْهِ فَتُخْلِفُ أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مَعْلَبًا حَتَّى يَنْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ ۖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب میت دفن کی جاتی ہے تو اس کے پاس دو سیاہ کیری آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں ان میں سے ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام کیر ہے۔ دونوں اس سے پوچھتے ہیں ”تم اس آدمی (محمد ﷺ) کے بارے میں کیا کہتے ہو؟“ وہ وہی کہے گا جو (دنیا میں) کہا کرتا تھا یعنی ”محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔“ دونوں فرشتے جواب میں کہتے ہیں ”ہم سمجھتے تھے کہ تم یہی جواب دو گے۔“ پھر اس کی قبر شتردر شتر ہاتھ فراخ کر دی جاتی ہے اور اسے روشن کر دیا جاتا ہے۔ پھر بندے سے کہا جاتا ہے ”سو جاؤ“ وہ کہتا ہے ”میں اپنے اہل و عیال میں واپس جا کر انہیں (اپنی مغفرت کی) خبر دینا چاہتا ہوں۔“ فرشتے جواب میں کہتے ہیں ”(یہ ممکن نہیں بلکہ اب تم) دہن کی نیند جیسی (پر سکون) نیند سو جاؤ جسے اس کے محبوب کے علاوہ کوئی نہیں جگا سکتا چنانچہ وہ سو جاتا ہے۔“ یہاں تک کہ اللہ ہی اسے اس کی قبر سے اٹھائے گا۔ اگر مرنے والا منافق ہو تو وہ فرشتوں کے سوال جواب میں کہتا ہے ”محمد ﷺ کے بارے میں بھی وہی کچھ کہتا ہوں جو لوگوں کو کہتے سنتا تھا اس کے علاوہ) میں کچھ نہیں جانتا۔“ دونوں فرشتے کہتے ہیں ”ہمیں معلوم تھا تم یہی جواب دو گے۔“ پھر زمین کو حکم دیا جاتا ہے ”تنگ ہو جا“ چنانچہ وہ تنگ ہو جاتی ہے اور اس کی پسلیاں ایک دوسری میں گھس جاتی

ہیں۔ منافق اپنی قبر میں قیامت تک اسی عذاب میں جلا رہتا ہے۔ اسے تفری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا أُنْفِذَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُنْفِذَ مَعَهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَلِذَلِكَ قَوْلُهُ يُبْقَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب مومن کو قبر میں بھیجا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ بھیجا جاتا ہے تب مومن آدمی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے۔ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا اللہ علیہم السلام کی آخرت میں پکی بات (کلمہ توحید) پر ثابت قدم رکھتا ہے۔ "اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

میت دفنانے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر میت کے لئے سوال و جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کرنی چاہیے۔

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَّغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَاسْأَلُوا لَهُ التَّيْسِيتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ (۲) (صحیح)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب میت دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے "اپنے بھائی کے لئے بخشش اور (سوال و جواب میں) میت تفری کی دعا مانگو کیونکہ اب اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عذابِ قبر حق ہے۔

عذابِ قبر سے پناہ مانگنا مسنون ہے۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَظِيْبًا فَذَكَرَ قِسْمَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يُفْتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ لَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَحَّ الْمُسْلِمُونَ ضَحَّةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو قنہ قبر کا تذکرہ کیا جس میں انسان جلا کیا جاتا ہے۔ آپ نے عذابِ قبر کا تذکرہ کیا تو مسلمان چیننے لگے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۴) (صحیح)

۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۷۰۸
۴- صحیح الزہبب و التزہب للالبانی الجزء الاول رقم الحدیث ۱۵۵

۱- مختصر صحیح بخاری للزیلعی رقم الحدیث ۶۸۸
۳- مختصر صحیح بخاری للزیلعی رقم الحدیث ۶۹۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بیشتر عذاب قبر پیشاب (میں احتیاط نہ کرنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْغُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے ”یا اللہ! میں تجھ سے قبر اور جہنم کے عذاب، زندگی اور موت کی آزمائش اور مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتا ہوں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِصَلَاةٍ فَرَأَى النَّاسَ كَأَنَّهُمْ يَكْثُرُونَ قَالَ أَمَا أَنْتُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتَ فَاتَّخَذُوا ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ الْمَوْتَ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمُوا فَيَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْعُرْبَةِ وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ اللَّوْدِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لِأَحَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذَا وَلَيْتَكَ الْيَوْمَ وَصِرْتُ إِلَيَّ فَتَسْتَرِي صَنِيعِي بِكَ قَالَ قَيْسَعُ لَهُ مَدَّ بَصْرَهُ وَفَتَحَ لَهُ بَابَ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوْ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لِأَبْغَضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذَا وَلَيْتَكَ الْيَوْمَ وَصِرْتُ إِلَيَّ فَتَسْتَرِي صَنِيعِي بِكَ قَالَ فَلْيَتَّبِعْ عَلَيْهِ حَتَّى تَحْطِفَ أَصْلَاعُهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضُهَا فِي جُوبِ بَعْضٍ قَالَ يَقْبِضُ لَهُ سَبْعُونَ تَبِينًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَثْبَتَتْ شَيْئًا مَا بَقِيَتْ الدُّنْيَا فَيَنْهَسُنَّ وَيَخْدَشُنَّ حَتَّى يَقْضَى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفْرِ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے تشریف لائے اور لوگوں کو ہنستے دیکھا تو فرمایا: ”خبردار! اگر تم لذتوں کو مٹانے والی چیز، یعنی موت کا بکثرت ذکر کرتے تو اس طرح نہ ہنستے۔ لذتوں کو مٹانے والی چیز۔ موت۔ کو کثرت سے یاد کیا کرو۔ سنو! قبر ہر روز یہ پکارتی ہے میں غربت کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں کپڑے کو ٹوٹوں کا گھر ہوں۔ جب مومن آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قبر کتنی ہے تجھے خوش آمدید ہو۔ مجھ پر چلنے والے لوگوں میں سے تو مجھے سب سے زیادہ عزیز تھا۔ آج جب کہ تجھے بے بس کر کے میرے حوالے کر دیا گیا ہے، تو میرا احسن سلوک دیکھ لے گا چنانچہ قبر

اس آدمی کی حد نگاہ تک فراخ ہو جاتی ہے اور اس کے لئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ جب فاجر یا کافر آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے ”تیرے لئے خوش آمدید نہیں مجھ پر چلے والے لوگوں میں سے تو میرے نزدیک سب سے زیادہ قاتل نفرت انسان تھا۔ آج تجھے بے بس کر کے میرے حوالے کر دیا گیا ہے اب دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتی ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کہ اس کے بعد قبر اسے بھیج لیتی ہے حتیٰ کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں پوست ہو جاتی ہیں۔“ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ہات سمجھانے کے لئے) ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال دیں۔ اور فرمایا ”پھر ستر اڑو اس پر مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک اٹھ کر زمین پر پھٹکار دے تو رہتی دنیا تک روئے زمین پر کوئی سبز نہ اگے وہ ستر اڑو قیامت تک اس کافر یا فاجر انسان کو کاٹنے اور نوچنے رہتے ہیں۔“ حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں (آخر میں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قبر یا تو جنت کے باغوں سے ایک بلبل ہے یا جہنم کے گڑھوں سے ایک گڑھا ہے۔“ اسے ترفی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۸ میت کو قبر میں صبح و شام اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه أنَّ رسول الله ﷺ قال إنَّ أحدَ نَحْمٍ إذا مُلِيت غُرِضَ عليه، مَقْعَدُهُ بِالْعَدَاةِ وَالْعَشَىٰ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيَقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّىٰ يَتَعَلَّكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی آدمی فوت ہوتا ہے، تو صبح و شام اسے اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہو تو جنتیوں کا، اگر جہنمی ہو تو جہنمیوں کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جاتی ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۹ بلا عذر شہید کی میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جا کر دفن کرنا منع ہے۔

عن جابر رضي الله عنه لما كان يومَ أُحُدٍ جَاءَتْ عَفْشَى بِأَبِي لُبَابَةَ فِي مَقَابِرِنَا فَسَادَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَدُّوا الْقَسْلَىٰ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالنَّارِمِيُّ (۲)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اُحد کے روز میری پھوپھی میرے والد کو قبرستان میں دفن کرنے کے لئے آئی۔ رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی ”شهداء کو ان کے محل میں واپس لے

آؤ۔ "اسے احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسلمانوں کا قبرستان ہموار کرنا یا منہدم کرنا منع ہے۔

۱۸۰

مومن مردے کے اعضاء وغیرہ توڑنا یا کاٹنا منع ہے۔

۱۸۱

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ ﷺ قال کسرو عظم المیت ککسره حیاً رواہ مالک وأبو داؤد وأبو ماجہ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میت کی ہڈی توڑنے (کاٹنے) زندہ انسان کی ہڈی توڑنے کے برابر ہے۔" اسے مالک، ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

تدفین کے متعلق وہ امور جو سنت رسولؐ سے ثابت نہیں

- ۱ اولیاء صلح اور متقی لوگوں کے قرب وجوار میں دفن کرنے کی نیت سے میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر لے جانا۔
- ۲ میت کی تدفین تک پسماندگان وغیرہ کا کھانا نہ کھانا۔
- ۳ دفن کرتے وقت قبر میں میت کے (سر کے) نیچے کوئی آرام دہ چیز رکھنا۔
- ۴ تدفین سے قبل میت کے سرہانے شجرہ نسب لکھ کر رکھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اس سے میت کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔
- ۵ دفن کرتے وقت میت پر گلاب، کلابی چھڑکنا۔
- ۶ تدفین سے قبل میت کے سرہانے عہد نامہ، کلمہ طیبہ یا قرآنی آیات لکھ کر رکھنا۔
- ۷ قبر پر مٹی ڈالتے ہوئے پہلی مٹی کے ساتھ منہا خلقتکم اور دوسری مٹی کے ساتھ و فیہا نعیمدکم اور تیسری مٹی کے ساتھ و منہا نخرجکم تسارۃ اخری پڑھنا۔
- ۸ میت دفن کرنے کے بعد سورہ فاتحہ، معوذتین، سورہ اخلاص، سورہ نصر، سورہ کافرون، سورہ قدر کے بعد اللہم اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْعَظِیْمِ وغیرہ پڑھنا۔
- ۹ میت دفن کرنے کے بعد سر کی طرف کھڑے ہو کر سورہ فاتحہ اور پاؤں کی طرف سورہ بقرہ کی ابتدائی آیتیں پڑھنا۔
- ۱۰ میت دفنانے کے بعد قبر پر سوگ منانے کے لئے بیٹھنا۔
- ۱۱ میت دفن کرنے کے بعد قبر پر کھانا لے جا کر تقسیم کرنا۔

۱۳ میت کو بطورِ امانت ایک جگہ دفن کرنے کے بعد دوسری جگہ منتقل کرنا۔

۱۴ میت دفن کرنے کے بعد قبر پر قرآن خوانی کرنا۔

۱۵ موت سے قبل اپنی قبر کھودنا۔

۱۶ میت دفن کرنے کے بعد قبر پر صدقہ خیرات کرنا۔

۱۷ قبر کی آرائش اور زیب و زینت کرنا اس پر پھول ڈالنا۔

۱۸ تدفین کے بعد قبر پر اذان دینا۔

۱۹ مٹی ڈالنے سے قبل میت کے سرہانے قرآن مجید رکھنا۔



بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

زیارت قبور کے مسائل

مسئلہ ۱۸۲ دنیا سے بے رغبتی حاصل کرنے اور آخرت کو یاد کرنے کی نیت سے زیارت قبور جائز ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ أَذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَرُوزُوها فَإِنَّهَا تَذَكِّرُ الْآخِرَةَ (رواه الترمذی، (۱) (صحیح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کیا تھا۔ اب مجھے اپنی والدہ کی قبر پر جانے کی اجازت مل گئی ہے، لہذا تم بھی زیارت کر سکتے ہو“ اس سے آخرت یاد آتی ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُوزُوها فَإِنَّ فِيهَا عِبْرَةً وَلَا تَقُولُوا مَا يَسْخَطُ الرَّبَّ (رواه أحمد، والحاكم، (۲) (صحیح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”(پہلے) میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا، لیکن اب زیارت قبور کر سکتے ہو کہ اس میں سالک عبرت ہے اور ہاں زیارت قبور کرتے وقت اپنے رب کو ناراض کرنے والی کوئی بات زبان سے نہ نکالنا۔“ اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۳ آہ و بکاہ کرنے والی صابرہ خاتون بھی زیارت قبور کر سکتی ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ : اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي (رواه البخاری، (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت کو قبر پر روتے ہوئے دیکھا تو فرمایا ”اللہ سے ڈر اور صبر کر۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۳

بکثرت قبرستان جانے والی عورتوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ زَوَارَاتِ الْقُبُورِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکثرت قبرستان جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اسے احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

زیارت قبور کے وقت اہل قبور کو پہلے سلام کہنا اس کے بعد دُعاء پھر استغفار کرنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۱۸۵

اہل قبور کے لئے دُعاء کرتے وقت اپنے لئے بھی دُعاء کرنی چاہیے۔

مسئلہ ۱۸۶

زیارت قبور کی مسنون دعائیں درج ذیل ہیں۔

مسئلہ ۱۸۷

عَنْ ثُرَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ فَسَأَلَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ. (۲)

حضرت ثریبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ لوگوں کو یہ دُعاء سکھایا کرتے تھے۔ جب وہ قبرستان کی طرف جائیں تو یوں کہیں۔ ”اے اس گھر کے مسلمان اور مومن پاسیو السلام علیکم! ہم ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے ہی والے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے خیر و عافیت کے طلب گار ہیں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلَّمَكَانَ لَيْتَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْقَبْرِ فَيَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَأَسَاطِمًا مَّا وَعَدُونُ غَدًا فَيُجَلِّونَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ الْقَبْرِ الْغَرَقَدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس رات میرے ہاں تشریف لاتے، اس رات کے آخری حصہ میں آپ ﷺ بیتح (میدان قبرستان) تشریف لے جاتے اور فرماتے ”اس گھر کے مومنو! السلام علیکم! ہم بھی ان شاء اللہ تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ یا اللہ! بیتح غرقہ والوں کے

گناہ معاف فرما۔^{۱۸۸} اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔
 لیلِ قیور کے لئے دُعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے مسنون ہیں۔
 زیارتِ قیور کا مسنون طریقہ درج ذیل ہے۔^{۱۸۹}

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَرَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاتَ لَيْلَةَ فَأَرْسَلَتْ بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي آثَرِهِ لِتَنْظُرَ آيْنَ ذَهَبَ! قَالَتْ: فَسَلَّكَ نَحْوَ بَيْعِ الْعُرْقُدِ فَوَقَفَ فِي أَدْنَى الْبَيْعَةِ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَجَعْتُ إِلَى بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَأَخْبَرَنِي فَلَمَّا أَصْبَحْتُ سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آيْنَ حَرَّجْتَ اللَّيْلَةَ؟ قَالَ: بُعِثْتُ إِلَى أَهْلِ الْبَيْعِ لِأُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ. (۱) (حسن)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک رات رسول اللہ ﷺ گھر سے نکلے۔ میں نے بریرہ رضی اللہ عنہا (خلوہ) کو نبی اکرم ﷺ کے پیچھے بھیجا تاکہ دیکھے آپ کہاں جاتے ہیں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بقیع العرقود (مدینہ کا قبرستان) کی طرف تشریف لے گئے۔ نبی کریم ﷺ قبرستان کے قریب جا کر رُکے۔ اپنے ہاتھ (دُعا کے لئے) اٹھائے اور پھر وہیں تشریف لے آئے۔ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) بریرہ نے وہیں آکر مجھے خبر دی۔ جب صبح ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! آپ رات کہاں تشریف لے گئے تھے؟“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے (اللہ کی طرف سے) قبرستان جانے کا حکم دیا گیا تھا“ تاکہ میں ان کے لئے دُعا کروں۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

کافریا مشرک کی قبر پر دُعا کرنا بے سود ہے۔^{۱۹۰}

وضاحت حدیث مسند نمبر ۳۱۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

دُعا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی، اسم اعظم، اللہ تعالیٰ کی صفات، نیک لوگوں کی دُعا اور اپنے نیک اعمال کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔^{۱۹۱}

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَصَابَ أَحَدًا قَطُّ هَمٌّ وَلَا حَزَنٌ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَأَبْنُ عَبْدِكَ وَأَبْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيْ خُكْمِكَ عَدْلٌ فِيْ قَضَائِكَ أَسْتَئْذِنُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمِيَتْ بِهِ نَفْسُكَ أَوْ عَلِمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ مَنَّاوَرَتْ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عَنْكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رِيْعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجَلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي إِلَّا أَنْهَبَ اللَّهُ هَمَّهُ وَحُزْنَهُ وَأَبْلَغَهُ مَكَانَهُ فَرَجًا قَالَ: فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَعْلَمُهَا فَقَالَ: بَلَى يَنْبَغِي لِمَنْ سَمِعَهَا أَنْ يَعْلَمَهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ. (۲) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کسی شخص کو دکھ اور غم پہنچے اور مندرجہ ذیل دُعا مانگے ”یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں۔ تیرے بندے اور بندہ کا بیٹا! میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے۔ تیرا ہر حکم میرے لئے فیصلہ کن ہے۔ تیرا ہر فیصلہ انصاف پر مبنی ہے۔ میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جسے تو نے خود اپنے لئے پسند کیا ہے یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اپنے علم غیب کے خزانے میں محفوظ کر رکھا ہے کہ قرآن کو میرے دل کی ہمارے سینے کا نور اور میرے دُکھوں اور غموں کو دُور کرنے کا ذریعہ بنادے۔“ تو اللہ تعالیٰ اس کا دکھ اور غم دُور کر دیتے ہیں اور اس کی جگہ مسرت اور خوشی عطا کرتے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ! ہم یہ دُعا یاد نہ کر لیں؟“ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیوں نہیں“ ہر سننے والے کو چاہیے کہ یہ دُعا یاد کر لے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَخَذَ الصَّمَدَ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ فَهَذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِأَسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن مرثدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو یوں دُعا کرتے ہوئے سنا ”یا اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی اللہ نہیں تو ایک ہے تیری ذات بے نیاز ہے نہ کسی کی لولا ہے نہ تیری کوئی لولا ہے نہ ہی تیرا کوئی شریک ہے۔ عبداللہ بن اسلمی رضی اللہ عنہ کے باپ کہتے ہیں (یہ دُعا سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس آدمی نے اسم اعظم کے وسیلے سے دُعا مانگی ہے اور اسم اعظم کے وسیلے سے جب بھی دُعا مانگی جائے قبول کی جاتی ہے اور جب (اللہ) سے کوئی سوال کیا جائے تو پورا کیا جاتا ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَرِهَ أَمْرًا يَقُولُ: يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی رنج و مصیبت پیش آتی تو یوں دُعا فرماتے ”اے زندہ اور قائم رہنے والے (اللہ)! میں تیری رحمت کے وسیلے سے تیرے آگے فریاد کرتا

ہوں۔" اسے ترمذی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قُحِطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَلَسِ بِنِ عَيْدِ الْمُطَلَبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كَمَا تَوَسَّلُ إِلَيْكَ بَيْنَا فَتَسْقِينَا وَإِنَّا تَوَسَّلُ إِلَيْكَ بَيْنَنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيَسْقُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط کا شکار ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) سے بارش کی دعاء کرواتے اور ساتھ یہ کہتے "یا اللہ! (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زندگی میں) ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی دعاء) کو تیرے حضور وسیلہ بناتے اور تو ہم پر بارش برساتا۔ اب (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) ہم اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا (کی دعاء) کو وسیلہ بناتے ہیں لہذا ہم پر بارش برسا۔" حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے (دعاء) کروانے کے بعد بارش ہو گئی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ رَيْفَةَ بْنِ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَّجَهُ فَقَالَ لِي: سَلْ فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْحَجَّةِ فَقَالَ: أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ: هُوَ ذَلِكَ قَالَ: فَأَعْنَى عَلَى نَفْسِكَ بِكَفَرَةِ الشُّجُوفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی اور دوسرے کام وغیرہ کر دیتا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو مانگتا چاہتے ہو مانگو۔" میں نے عرض کیا "میں جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت چاہتا ہوں۔" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کچھ اور بھی چاہتے ہو؟" میں نے عرض کیا "بس یہی چاہتا ہوں۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "چھا تو پھر کثرتِ عبادت سے میری مدد کر۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَهُمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ يَتِمَّ شَوْنُ أَخْلَافِهِمُ الْمَطَرُ فَمَا لَوْ إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَأَنْحَطَتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأُطِغَتْ عَلَيْهِمُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَنْظَرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلَّهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللَّهَ بِهَا لَعَلَّهُ يَغْرِجُهَا، فَقَالَ أَخْلَهُمُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صَبِيَّةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَبِذَا رُخْتُ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيَهُمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَأَى بِي الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيْكَ عَلَيْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيَهُمَا قَبْلَ وَلَدِي وَإِنَّهُ نَأَى بِي الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا

کُنْتُ أَحْلَبُ فَجَنْتُ بِالْجَلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ أَوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أُبْدَأَ بِالصَّيَةِ قَلْبَهُمَا وَالصَّيَةِ يَتَضَاغُونَ عِنْدَ قَلَمِي فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ دَائِبِي وَثَابُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى يَرَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِي: اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمَّ أَحِبُّهَا كَأَشَدَّ مَا يَحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَتَتْ حَتَّى آتَيْهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جُمِعَتْ مِائَةُ دِينَارٍ فَلَقَيْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رَجُلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَجَ لَهُمْ فُرْجَةً وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرْزُ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمَّا أَزَلْ أَزْرَغُهُ حَتَّى جُمِعَتْ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيهَا فَجَاءَ بِي فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اخْضَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَهْزَأْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا أَهْزَأُ بِكَ فَخَذْتُ ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَأَخَذَهُ فَاذْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهَكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تمیں آدمی جارہے تھے کہ انہیں بارش نے آلیا، چنانچہ وہ ایک پہاڑ کی غار میں چھپ گئے۔ غار کے منہ پر پہاڑ کے اوپر سے ایک بہت بڑا پتھر آگرا اور وہ بند ہو گئے چنانچہ آپس میں کہنے لگے کہ کوئی ایسا نیک عمل سوچو جو تم نے محض رضائے الہی کے لئے کیا ہو اور اس کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دُعا کرو شاید یہ مشکل آسان ہو جائے، چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا ”اے اللہ! میرے والدین زندہ تھے اور انتہائی بوسالپے کی عمر کو پہنچے ہوئے تھے نیز میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے میں ان کے لئے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں شام کو واپس لوٹتا تو بکریاں دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا ایک روز جنگل میں دُور نکل گیا اور شام کو دیر سے واپس لوٹا۔ والدین اس وقت سوچکے تھے۔ میں حسب معمول دودھ لے کر ان دونوں کے سرہانے آکھڑا ہوا میں نے انہیں نیند سے بیدار کرنا پسند نہ کیا اور بچوں کو ان سے پہلے پلا دینا بھی مجھے اچھا نہ لگا، حالانکہ بچے میرے قدموں کے پاس روپیٹ رہے تھے، حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ اے اللہ! تو جانتا ہے اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو اس پتھر کو ہٹا دے تاکہ ہم (کم از کم) آسماں دیکھ سکیں۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پتھر کا ایک حصہ ہٹا دیا اور اس میں سے انہیں آسماں نظر آنے لگا۔ دوسرے نے کہا ”اے اللہ! میری ایک پچازاد بہن تھی جس سے میں اتنی زیادہ محبت کرتا تھا جتنی کوئی بھی دوسرا آدمی کسی عورت سے کر سکتا ہے میں نے اس سے اپنی دلی خواہش کا اظہار کیا، تو اس

نے اس وقت تک کے لئے انکار کر دیا جب تک اسے سوینار نہ دے دوں چنانچہ میں نے دوڑ دھوپ شروع کر دی اور سوینار جمع کر لئے میں انہیں لے کر اس کے پاس گیا جب میں اس صحبت کرنے لگا تو اس نے کہا ”اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور لگی ہوئی مہر کو نہ توڑ۔“ پس میں واپس چلا آیا اے اللہ! اگر میں نے یہ کلام محض تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہماری اس مشکل کو آسان فرما۔“ پس چٹن تھوڑی سی اور ہٹ گئی پھر تیسرے نے کہا ”اے اللہ! میں نے ایک مزدور کو اپنے کلام پر لگایا تھا اور طے کیا تھا کہ تمہیں ایک فرق (قریباً آٹھ کلو گرام) چاول دوں گا جب وہ کلام ختم کر چکا تو اس نے اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا میں نے مزدوری اس کے سامنے رکھ دی لیکن وہ مزدوری (کم سمجھ کر) لئے بغیر چلا گیا۔ میں ان چاولوں کے ساتھ برابر کاشتکاری کرتا رہا یہاں تک کہ اس غلے سے کئی گائیں خرید لیں اور ایک چرواہا رکھ لیا۔ مدتوں بعد وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا ”اللہ سے ڈر، مجھ پر ظلم نہ کر اور میرا حق مجھے ادا کر۔“ میں نے کہا ”ان گایوں اور چرواہے کی طرف جاؤ یہ سب تمہارا مل ہے۔“ اس نے کہا ”اللہ سے ڈر! اور میرے ساتھ مذاق نہ کر۔“ میں نے کہا ”میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا بلکہ یہ اپنی گائیں اور چرواہے لے جا۔“ وہ انہیں لے کر چلا گیا۔ ”یا اللہ! تو جانتا ہے اگر میں نے محض تیری رضا کے لئے ایسا کیا تو جتنا راستہ بند رہ گیا ہے اسے بھی کھول دے۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے سے بقی پتھر بھی ہٹا دیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۲ دُعاء مانگتے وقت منہ قبلہ کی طرف ہونا چاہئے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةٌ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ الْقَبِيلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتَفُ بِرَبِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ نے مشرکین مکہ پر ایک نظر ڈالی جن کی تعداد ایک ہزار تھی۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرام کی تعداد تین سو انیس تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور اپنے ہاتھ (رب کے حضور) پھیلا دیئے اور پکار کر دُعاء کرنے لگے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۳ کسی نبی ولی یا بزرگ کی قبر پر دُعاء کرتے ہوئے ان کے نام کی قسم کھانا منع ہے۔

عَنْ بِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ تَفَرَّقَ وَأَوْشُرَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جس نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۳

کسی نبی ولی یا بزرگ کی قبر پر دعاء کرتے ہوئے اپنی حاجتیں پیش کرنا یا خدا سے حاجتیں پوری کروانے کی درخواست کرنا کسی قسم کی فریاد کرنا یا کسی تکلیف مصیبت اور مشکل کو حل کرنے کی درخواست کرنا یا مرادیں مانگنا منع ہے۔

عَنْ بِنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ اللَّهُ لِمَا أَذْخَلَ النَّارَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے کسی دوسرے کو اللہ کا شریک سمجھ کر پکارا اور اسی حالت میں مر گیا (توبہ نہ کی) وہ جہنم میں داخل ہوگا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ وَشِئْتُ فَقَالَ أَجَعَلْتَنِي اللَّهُ بَدَأَ؟ قُلْ مَا شَاءَ اللَّهُ وَخُذْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”جو اللہ چاہے اور آپ ﷺ چاہیں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک بنا رکھا ہے؟ یہ کہا کرو جو صرف اللہ چاہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۵

قبرستان میں یا کسی مزار پر بیٹھ کر قرآن پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفْهَرُ مِنْ آلِيَّتِ الَّذِي تَقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۴)

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحديث ۱۷۴۱

۲- کتاب الايمان والنور باب إذا قال والله لا اتكلم اليوم

۳- سلسلة احاديث الصحیحة للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۱۳۹

۴- کتاب صلاة المسافرين باب استحباب صلاة النافلة فی بيته

ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اپنے گھروں کو قبرستان نہ

مسئلہ ۱۹۶

بنائو۔ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جائے اس گھر سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا

مسئلہ ۱۹۷

یہی مسجد جس میں قبریا مزار ہو، میں نماز پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ ۱۹۸

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَيْنَ الْقُبُورِ رَوَاهُ الْبُزَارُ (۱) (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا

ہے۔ اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا

الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَامَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ (۲) (صحیح)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قبرستان اور حمام کے علاوہ ہر جگہ

نماز پڑھی جاسکتی ہے۔“ اسے ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اجْعَلُوا مِنْ صَلَواتِكُمْ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا

تَخْلُوهَا قُبُورًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”گھروں کو

قبرستان نہ بنائو، اور کچھ (نفل) نمازیں گھر میں پڑھا کرو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَتُحَا لَعْنُ اللَّهِ

فَوْمًا اتَّخَلَّوْا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۴) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”یا اللہ میری قبر کو بُت نہ بنانا۔ اللہ نے ان

لوگوں پر لعنت فرمائی جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي مُرَّةٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا

تُصَلُّوا إِلَيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۱)

حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ہی قبروں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرْصِئِهِ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: لَعْنُ اللَّهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَلَّوْا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں یہ بات ارشاد فرمائی ”یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَفِيقٌ يَطْرُحُ حِمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَلَّوْا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يَجْلِسُونَ مَا صَنَعُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وفات کی علامتیں ظاہر ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدت تکلیف سے اپنی چادر کبھی چہرہ مبارک پر ڈالتے کبھی چہرہ مبارک سے ہٹاتے اور (اس حالت میں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ”یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کے کردار سے خبردار فرما رہے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ حُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ أَنْ يَمُوتَ بِخَمْسٍ وَهُوَ يَقُولُ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ أَنْ يَكُونَ لِي مِنْكُمْ خَلِيلٌ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ اتَّخَذَنِي خَلِيلًا وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَا مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوا يَتَّخِذُونَ مِنْ قُبُورِ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ إِلَّا فَلَا تَتَّخِلُوا الْقُبُورَ مَسَاجِدَ فَإِنِّي أَنَهَاكُمْ عَنْ ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۴)

حضرت حنذب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پانچ روز قبل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ”میں تم میں سے کسی کو اپنا خلیل نہیں بنا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا خلیل بنالیا ہے اور اگر اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بنانا تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بنانا۔ لوگو! غور سے

سنو، تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو عبوت گاہ بنالیا کرتے تھے۔ خبردار! میں تمہیں قبروں کو مسجد بنانے سے منع کرتا ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي عُثَيْبَةَ بْنِ الْحَرَّاحِ قَالَ أَخْبَرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ أَخْرَجُوا يَهُودَ أَهْلَ الْحِجَازِ وَأَهْلَ نَجْرَانَ عَنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاعْلَمُوا أَنَّ شِرَارَ النَّاسِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱)

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے (وفات سے قبل) آخری بات یہ ارشاد فرمائی ”حجاز اور نجران کے یہودیوں کو جزیرہ عرب سے نکل دو اور یاد رکھو جن لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبوت گاہ بنالیا وہ بدترین مخلوق ہیں۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تَلَزَّكَهُمْ السَّاعَةُ وَهُمْ أَحْيَاءُ وَمَنْ يَتَّخِذِ الْقُبُورَ مَسَاجِدَ. رَوَاهُ ابْنُ حُرَيْمَةَ وَأَبْنُ حَبَالٍ وَأَبْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى (۲)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”بدترین لوگ وہ ہیں جن کی زندگی میں قیامت قائم ہوگی۔ نیز بدترین لوگ وہ ہیں جو قبروں کو عبوت گاہ بناتے ہیں۔“ اسے ابن خزمہ، ابن حبان ابن ابی شیبہ، احمد، طبرانی اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا عَلِيُّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِنْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَوْصَى بِنَا النَّاسُ فَاتَّخَذُوا قُبُورَ الْأَنْبِيَاءِ مَسَاجِدَ رَوَاهُ ابْنُ حُرَيْمَةَ وَأَبْنُ حَبَالٍ وَأَبْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلَى (۳)

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے حضرت عباس رضی اللہ عنہ ملے اور کہا ”اے علی رضی اللہ عنہ آؤ! نبی اکرم ﷺ کے پاس چلیں۔ اگر ہمارے بارے میں کوئی بات ہو (تو خوب) ورنہ حضور ﷺ لوگوں کے ساتھ ہمیں بھی وصیت فرمادیں گے۔“ چنانچہ ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ پر بیوشی طاری تھی نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا ”یہود پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے انبیاء کی قبروں کو عبوت گاہ بنالیا۔“ ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ جب ہم نے یہ صورت حال دیکھی تو واپس پلٹ آئے اور کسی چیز کے بارے میں

سوال نہ کیا۔ اسے ابن سعد اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا كَيْفَ نَبْنِي قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ أَنْجَعُهُ مَسْجِدًا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّدِيقُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَلَوْا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ ابْنُ زُنَيْجٍ فِي فَصَائِلِ الصَّلَاحِ (۱)

امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن روایت کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرامؓ آپس میں کہنے لگے ”ہم رسول اللہ ﷺ کی قبر کیسے بنائیں، کیا ہم قبر کو عبادت گاہ بنالیں؟“ حضرت ابو بکر صدیقؓ فرماتے لگے ”میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں پر مسجدیں بنالیں۔“ اسے ابن زنجویہ نے ابو بکر صدیقؓ کے فضائل میں نقل کیا ہے۔

مسیحہ ۱۹۹ نمبروں ولیوں اور بزرگوں کی قبروں یا مزاروں پر چڑھوا چڑھانا نذر نیاز یا منت ماننا منع ہے۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: دَخَلَ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فِي ذُبَابٍ وَدَخَلَ النَّارَ رَجُلٌ فِي ذُبَابٍ قَالُوا وَكَيْفَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَرَّ رَجُلَانِ عَلَى قَوْمٍ لَهُمْ صَنْمٌ لَا يَجَاوِزُهُ أَحَدٌ حَتَّى يَقْرُبَ لَهُ شَيْئًا فَقَالُوا لَا أَحِلَّيْهِمَا قُرْبُ قَالَ: لَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ أَقْرَبُ قَالُوا لَهُ قُرْبٌ وَلَكِنْ ذُبَابٌ فَتَقْرُبُ ذُبَابًا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَدَخَلَ النَّارَ وَقَالُوا لِأَخْرَجْ قُرْبُ فَقَالَ مَا تَحْسَبُ لِأَقْرَبُ لِأَحَدٍ شَيْئًا دُونَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَضَرَبُوا عُقْبَهُ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي كِتَابِ الزُّهْدِ (۲)

حضرت طارق بن شہابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک آدمی صرف کھٹی کی وجہ سے جنت میں چلا گیا اور دوسرا جہنم میں۔“ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! وہ کیسے؟“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”دو آدمی ایک قبیلے کے پاس سے گزرے اس قبیلے کا ایک بت تھا جس پر چڑھوا چڑھائے بغیر کوئی آدمی وہاں سے نہیں گزر سکتا تھا، چنانچہ ان میں سے ایک کو کہا گیا کہ اس بت پر چڑھوا چڑھاؤ۔ اس نے کہا ”میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں۔“ قبیلے کے لوگوں نے کہا ”تمہیں چڑھوا ضرور چڑھانا ہوگا“ خواہ کھٹی ہی پکڑ کر چڑھاؤ۔“ مسافر نے کھٹی پکڑ کر اس کی نذر کی۔ لوگوں نے اسے جانے دیا اور وہ جہنم میں داخل ہو گیا۔ قبیلے کے لوگوں نے دوسرے آدمی سے کہا ”تم بھی کوئی چیز اس بت کی نذر کرو۔“ اس نے کہا ”میں اللہ عزوجل کے نام کے علاوہ کسی دوسرے کے نام کا چڑھوا انہیں چڑھاؤں گا۔“ لوگوں نے اسے قتل کر دیا اور وہ جنت میں چلا گیا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۰ نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں کے سامنے سر جھکا کر کھڑے ہونا یا نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا سجدہ کرنا یا کوئی اور عبادت مثلاً طواف وغیرہ کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا لَعَنَ اللَّهُ قَوْمًا اتَّخَلَوْا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یا اللہ! میری قبر کو بت نہ بنانا۔ اللہ نے ان لوگوں پر لعنت کی جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو عبادت گاہ بنا لیا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ الْحِجْرَةَ فَأَرَأَيْتُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزَبَانَ لَهُمْ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَحَقُّ أَنْ يَسْجُدَ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي رَأَيْتُ الْحِجْرَةَ فَأَرَأَيْتُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزَبَانَ لَهُمْ فَأَتَيْتُ أَحَقَّ أَنْ يَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ لِي: أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِى أَكُنْتَ تَسْجُدُ لَهُ؟ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ: لَا تَفْعَلُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. (۲)

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں حیرہ (بین کا شہر) آیا تو وہاں کے لوگوں کو اپنے حاکم کے سامنے سجدہ کرتے دیکھا۔ میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ (ان حاکموں کے مقابلے میں) سجدہ کے زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو عرض کیا ”یا رسول اللہ! میں نے حیرہ کے لوگوں کو اپنے حاکم کے سامنے سجدہ کرتے دیکھا ہے حالانکہ آپ سجدہ کے زیادہ حقدار ہیں (یعنی کیا ہم آپ کو سجدہ نہ کیا کریں؟)“ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اچھا بتاؤ اگر میری قبر پر تمہارا گزر ہو تو کیا میری قبر پر سجدہ کرو گے؟“ میں نے عرض کیا ”نہیں۔“ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”پھر اب بھی مجھے سجدہ نہ کرو۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۱ کسی نبی ولی یا بزرگ کی قبر یا مزار پر عرس یا میلہ وغیرہ لگانا منع ہے۔

مسئلہ ۲۰۲ مسجد نبوی میں ہر نماز کے بعد درود پڑھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر حاضری دینے کا اہتمام کرنا درست نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَخْلُقُوا قَبْرِى عِيْدًا وَلَا تَجْعَلُوا يَوْمَكُمْ قُبُورًا وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوا عَلَىِّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تُبَلِّغُنِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ. (۳) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”میری قبر کو عید گھ نہ بناؤ اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور تم جہاں کہیں بھی مجھ پر دُود بھیجو گے مجھے پہنچایا جائے گا۔“ اسے احمد، ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۳ قبروں یا مزاروں کا مجاور بنایا برکت حاصل کرنے کے لئے ان پر بیٹھنا منع ہے۔

مسئلہ ۲۰۴ قبریہ مزار کی طرف منہ کر کے یا قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يُجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جُمُرَةٍ فَتُحْرَقَ نَبَاتُهُ فَتُخْلَصَ إِلَى جَلْدِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يُجْلِسَ عَلَى قَبْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کسی قبر پر بیٹھنے سے یہ بہتر ہے کہ آدمی آگ کے انکارے پر بیٹھ جائے، جو اس کے کپڑے جلا کر کھل تک جلا ڈالے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُحْضَصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُنْسَى عَلَيْهِ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. (۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی بنائے، قبر پر عمارت تعمیر کرنے اور قبر پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۵ قبریہ مزار پر جانور ذبح کرنا، کھانا، شیرینی، دودھ یا چاول وغیرہ تقسیم کرنا منع ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَعْقُرُوا فِي الْإِسْلَامِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: كَانُوا يَعْقُرُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ بَقْرَةً أَوْ شَاةً. (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اسلام میں قبر پر جانور ذبح کرنا منع ہے۔“ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔ عبدالرزاق نے کہا ”(زمانہ جاہلیت میں) لوگ قبر کے نزدیک گائے یا بکری ذبح کیا کرتے تھے۔“

مسئلہ ۲۰۶ برکت حاصل کرنے، اولاد یا شفا وغیرہ حاصل کرنے کی نیت سے قبریہ مزار

پر بل یا دھاگا وغیرہ باندھنا منع ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَلَّقَ شَيْئًا وَكَلَّ إِلَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ (۱)

حضرت عبد اللہ بن حکیم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے (جس چیز سے) کوئی چیز لٹکائی اس شخص کی ذمہ داری اسی چیز کے سپرد کردی جاتی ہے۔ اسے احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۷

کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر یا مزار کی زیارت کرنے کے ارادے سے سفر اختیار کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۲۰۸

مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبویؐ کی زیارت کرنے یا ان مساجد میں نماز پڑھ کر زیادہ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے سفر اختیار کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۲)

حضرت ابوسعید خدری رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین مساجد یعنی مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبویؐ کے علاوہ کسی جگہ کا سفر اختیار نہ کیا جائے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کے مقابلے میں میری مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب ہزار درجے زیادہ ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ قُرْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى الطُّورِ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَدَعْ عَنْكَ الطُّورَ فَلَا تَأْتِهِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ (۴)

۲- مختصر صحيح بخاری للزبيدي رقم الحديث ۲۶۰

۱- هاية المرام للالباني رقم الحديث ۲۹۸

۳- مختصر صحيح بخاری للزبيدي رقم الحديث ۲۶۱

۴- احكام الجنائز للالباني رقم الصفحة ۲۲۶

حضرت قزوہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے طور (پہاڑ) کی زیارت کا ارادہ کیا تو عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ سے دریافت کیا۔ کہنے لگے کیا تمہیں معلوم نہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”مسجد حرام مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی دوسری جگہ کا (زیارت کے ارادے سے) سفر اختیار نہ کرو۔“
”پر جانے کا ارادہ ترک کر دو اور وہاں مت جاؤ۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

مدینہ منورہ کا سفر زیارت مسجد نبوی ﷺ کے ارادے سے کرنا چاہئے۔ البتہ مدینہ منورہ پہنچ کر قبر مبارک کی زیارت کی نیت کرنا چاہئے۔

۲۰۹ رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر سلام پڑھنے کے مستنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ السَّلَامُ عَلَى سَلَامٍ عَلَى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فِإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
۱) رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے یوں کہا ”اللہ پر سلام نکلاں پر سلام“ ایک دن نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اللہ تو خود سلام ہے نکلا جب تم نبی نماز میں بیٹھے تو یوں کہو: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ تَرْجُمَةً“ ساری زبانی، بدنی اور مالی صرف اللہ کے لئے ہیں اے نبی! آپ پر اللہ کی سلامتی، رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں سلام ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا قَعَدَ مِنْ سَفَرٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ثُمَّ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَنَسُ رَوَاهُ الْإِسْهَقِيُّ
(صحیح)

حضرت نافع رحمہ اللہ (عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ کے آزاد کردہ غلام) روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رحمہ اللہ نماز میں جب سفر سے واپس آتے تو مسجد میں حاضر ہوتے تو قبر مبارک پر آکر یوں سلام کہتے ”سلام عليك يا رسول الله، السلام عليك يا ابا بكر، السلام عليك يا اناة“ یعنی رسول اللہ ﷺ پر سلام حضرت ابو بکر رحمہ اللہ پر سلام اور میرے والد عمر رحمہ اللہ پر سلام۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔
نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے مستنون الفاظ درج ذیل ہیں۔

۲۱۰

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: بَلَى فَاهْدِهِ هَالِي فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْيَتِيمِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ؟ قَالَ قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ.
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبدالرحمن بن ابولیلیؓ سے روایت ہے کہ مجھے کعب بن عجرہؓ ملے اور کہا "کیا میں تجھے وہ چیز تحفہ نہ دوں، جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔" میں نے کہا "کیوں نہیں ضرور دو۔" کعب بن عجرہؓ کہنے لگے ہم (صحابہ کرام) نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا "یا رسول اللہ! ہم آپ ﷺ پر اور آپ کے گھروالوں پر دودھ کیسے بھیجیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتلایا ہے؟" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "یوں" کہا کرو "یا اللہ! محمد اور آل محمد پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر رحمت بھیجی۔ بے شک تو بزرگ ہے اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔ یا اللہ! محمد اور آل محمد پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر برکتیں نازل فرمائیں۔ تو یقیناً بزرگ ہے اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

زیارت روضۂ رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں ضعیف یا موضوع احادیث

۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَجَّ فُزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ ذَكَرَنِي فِي حَيَاتِي رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ وَالدَّارُ قُطْنِي وَالشَّيْخُ هَيْثَمِيُّ
حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے میرے مرنے کے بعد حج کیا پھر میری قبر کی زیارت کی۔ اس نے گویا میری زندگی میں زیارت کی۔" اسے طبرانی، دارقطنی اور ہیثمی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت اس روایت کی سند میں دو راوی حفص بن سلیمان اور یث بن ابی سلیم ضعیف ہے۔ حفص بن سلیمان کو ابن معینؒ نے کذاب، حاتم ابن جرحؒ نے متروک الحدیث لکھا ہے۔ ابن حراشؒ نے کہا ہے وہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ شیخ محمد ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے۔ ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی حدیث نمبر ۴۷ جلد نمبر ۱

۱- کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ ﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ﴾

۲- امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ روضہ رسول ﷺ کے بارہ میں تمام احادیث ضعیف اور ناقابل اعتماد ہیں یہی وجہ ہے کہ صحاح ستہ اور سنن میں ایسی کوئی حدیث نہیں۔ سلسلہ احادیث الضعیفہ والموضوعہ للالبانی۔

۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يُزِرْنِي فَقَدْ جَفَانِي رَوَاهُ فِرْدَوْسُ فِي مُسْنَدِهِ.

۲ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے حج کیا اور میری (قبر کی) زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔“ یہ حدیث مسند فردوس میں ہے۔

وضاحت امام ذہبی رحمہ اللہ، امام ابن جوزی رحمہ اللہ اور شیخ محمد ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے۔ ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث الغنیۃ والموضوع لا لبانی حدیث نمبر ۳۵ جلد نمبر ۱

۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ زَارَنِي بِالْمَدِينَةِ مُحْتَسِبًا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے مدینہ آکر ثواب کی نیت سے میری (قبر کی) زیارت کی، قیامت کے دن میں اُس کے حق میں گواہی بھی دوں گا اور سفارش بھی کروں گا۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر لا لبانی حدیث نمبر ۵۷۱۹ جلد ۵

۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

۴ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے سفارش کرنا مجھ پر واجب ہے۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت یہ حدیث موضوع ہے۔ ملاحظہ ہو ضعیف الجامع الصغیر لا لبانی حدیث نمبر ۵۷۱۸ جلد نمبر ۵

۵- عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جَوْارِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ سَكَنَ الْمَدِينَةَ وَصَبَرَ عَلَى بِلَاقَتِهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَ اللَّهُ فِيهِ الْإِمِينَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

۵ آل خطاب سے ایک آدمی روایت کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے اردو تا میری (قبر کی) زیارت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہو گا۔ جس نے مدینہ میں قیام کیا اور اس دوران آنے والی مصیبتوں پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کی گواہی اور اس کے لئے سفارش کروں گا۔ جو شخص حرم مکہ یا حرم مدینہ میں سے کسی ایک میں فوت ہو گا اللہ قیامت کے دن اس میں دیئے گئے لوگوں کے ساتھ اٹھائے گا۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت یہ حدیث ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ المصابیح لا لبانی باب حرم الدینہ رحمہ اللہ تعالیٰ
افصل الثالث

۶۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ زَارَنِي وَزَارَ ابْنِي إِبْرَاهِيمَ فِي عَامٍ وَاحِدٍ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے ایک ہی سال میں میری اور باپ ابراہیم علیہ السلام کی زیارت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

وضاحت امام نووی رحمہ اللہ، امام سیوطی رحمہ اللہ، امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور شیخ محمد ناصر الدین البانی نے اسے موضوع کہا ہے۔ ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث النعینہ والموضوع لا لبانی حدیث نمبر ۴۶ جلد نمبر ۱

۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِي وَغَزَا غَزْوَةً وَصَلَّى عَلَى الْمَقْلَسِ فِي يَسْأَلُهُ اللَّهُ فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ رَوَاهُ السَّخَاوِيُّ

۷ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے حالت اسلام میں حج کیا اور میری قبر کی زیارت کی جہاد کیا بیت المقدس میں مجھ پر درود بھیجا، اللہ تعالیٰ فرائض میں کوتاہی کے بارہ میں اس سے سوال نہیں کرے گا۔“ اسے سخاوی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت ابن عبد البر رحمہ اللہ، امام سیوطی رحمہ اللہ اور شیخ محمد ناصر الدین البانی نے اسے موضوع کہا ہے۔ ملاحظہ ہو سلسلہ احادیث النعینہ والموضوع لا لبانی حدیث نمبر ۴۳ جلد نمبر ۱

زیارتِ قبور کے متعلق وہ امور جو سنتِ رسول سے ثابت نہیں

- ۱ سوموار اور جمعرات کا دن زیارتِ قبور کے لئے مقرر کرنا۔
- ۲ جمعہ کا دن والدین کی قبروں کی زیارت کے لئے مقرر کرنا۔
- ۳ یوم عاشورہ پر زیارتِ قبور کا اہتمام کرنا۔
- ۴ شعبان کی چند راتیں (شبِ برات) قبروں پر چڑھنا کرنا۔
- ۵ قبر یا مزار پر نعت خوانی اور محفلِ سماع منعقد کرنا۔
- ۶ قبر یا مزار پر چراغ، روشنی، آگ بقی وغیرہ جلانا۔
- ۷ رجب، شعبان، رمضان یا عیدین کے موقع پر زیارتِ قبور کا اہتمام کرنا۔
- ۸ زیارتِ قبور کے لئے وضو، تیمم یا غسل کرنا۔
- ۹ زیارتِ قبور کے وقت دو رکعت نفل لڑنا۔
- ۱۰ زیارتِ قبور کے وقت صرف سورہ فاتحہ پڑھنا (فاتحہ خوانی کرنا)۔

- ۱۱ زیارتِ قبور کے وقت سورہ یاسین تلاوت کرنا۔
- ۱۲ زیارتِ قبور کے وقت گیارہ مرتبہ ”قُلْ هُوَ اللَّهُ“ پڑھنا۔
- ۱۳ زیارتِ قبور کے بعد اٹنے پاؤں واپس پلٹنا۔
- ۱۴ قبرستان میں یا کسی مزار پر قرآن پاک رکھنا۔
- ۱۵ نبیوں، ولیوں یا بزرگوں کی قبروں پر اپنی حاجتیں لکھ کر رکھنا یا بیل کٹ کر ڈالنا۔
- ۱۶ فوت شدہ نبی، ولی یا بزرگ کو وسیلہ بناتے ہوئے درج ذیل قسم کے الفاظ استعمال کرنا یا اللہ بخیر موتِ فلان یا بجاہ فلان یا بہ برکت فلان میری دعاء سن لے۔
- ۱۷ اپنے جسم کو قبر یا مزار کی دیوار سے لگانا یا اپنے رخسار قبر سے رگڑنا۔
- ۱۸ عورتوں کا حاملہ ہونے سے اپنے جسم کو قبر سے رگڑنا۔
- ۱۹ اٹل قبور کے لئے دعاء کرتے وقت منہ قبر یا مزار کی طرف کرنا۔
- ۲۰ کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر یہ الفاظ کہنا ”اے فلان! میرے لئے اپنے رب سے دعاء کیجئے۔“
- ۲۱ زیارت کرنے والوں کے ذریعے فوت شدہ نبی، ولی یا کسی بزرگ کو سلام بھجوانا۔
- ۲۲ کسی نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر دوسروں کی طرف سے سورہ فاتحہ پڑھنا۔
- ۲۳ نبیوں، ولیوں یا بزرگوں کی قبروں کی خاک کو شفا کا موجب سمجھنا۔
- ۲۴ نبیوں، ولیوں یا بزرگوں کی قبروں پر چادریں چڑھانا، پھول ڈالنا یا خوشبو لگانا۔
- ۲۵ یہ عقیدہ رکھنا کہ نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں کے پاس دعاء ضرور قبول ہوتی ہے۔
- ۲۶ یہ عقیدہ رکھنا کہ نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں یا مزاروں پر حاضری دینے سے میری صحت، میرا کاروبار، میری عزت، میرا عہدہ، میری وزارت یا میری صدارت وغیرہ قائم رہے گی۔
- ۲۷ یہ عقیدہ رکھنا کہ نبیوں، ولیوں یا بزرگوں کی قبروں کے ارد گرد درختوں، دیواروں، پتھروں وغیرہ کو اس لئے ہاتھ نہیں لگانا چاہئے کہ اس سے نقصان ہوگا۔
- ۲۸ فوت شدہ نبی، ولی یا بزرگ کی قبر پر دعاء کرتے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ اپنی دنیوی زندگی کی طرح اب بھی یہ میری گزارشات سن رہے ہیں۔ میرے احوال، اعمال اور نیت سے واقف ہیں۔
- ۲۹ قبر یا مزار کو وسیلہ بنا کر دعاء مانگنا۔
- ۳۰ ہر جہد کو ”شیعہ“ (مدینہ منورہ کا قبرستان) کی زیارت کا اہتمام کرنا۔
- ۳۱ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے بعد لازماً شیعہ کی زیارت کرنا۔
- ۳۲ برکت حاصل کرنے کی نیت سے رسول ﷺ کی قبر مبارک کی جلیوں کو بوسہ دینا، چھونا یا اپنے جسم کو لگانا۔

۳۳ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر دُرود سلام پڑھنے کے بعد قرآن مجید کی آیت وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ تلاوت کرنے کے بعد آپ ﷺ سے استغفار کی درخواست کرتا۔

۳۴ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے موقع پر بجاہ فہمدا اشقیٰ یا اللہ کہتا یا اے اللہ! محمد ﷺ کے صدقے، وسیلے، واسطے ذریعے میری دُعا قبول فرما کہنا۔

۳۵ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر دُعا کرتے وقت اَلشَّفَاعَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا مَن يَارَسُوْلَ اللّٰهِ العوْسَل يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وغیرہ کہنا۔

۳۶ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر قرآن خوانی یا نعت خوانی کی نیت کر کے جانا۔

۳۷ قبر مبارک کی زیارت کے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنی حیاتِ طیبہ میں خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے والوں کی گزارشات سنتے تھے۔ اسی طرح میری گزارشات سن رہے ہیں۔

۳۸ رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے وقت یہ عقیدہ رکھنا کہ حضور اکرم ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہونے والے لوگوں کے احوال و اعمال اور نیّتوں سے واقف ہوں۔

۳۹ مدینہ منورہ جانے والوں کے ذریعے آپ ﷺ کو سلام بجاوانا۔

۴۰ دُعا کرتے وقت اپنا رخ قبلہ کے بجائے رسول اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی طرح کرنا۔



بَابُ إِيصَالِ الثَّوَابِ

ایصالِ ثواب کے مسائل

مسئلہ ۲۱۱ کافریا مشرک میت کو ایصالِ ثواب کا کوئی عمل فائدہ نہیں پہنچاتا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَلَّةٍ أَنَّ الْعَاصِمَ بْنَ وَائِلٍ نَزَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يُنَحَرَ مِائَةَ بَدَنَةٍ وَأَنَّ هِشَامَ بْنَ الْعَاصِمِ نَحَرَ حِصَّتَهُ خَمْسِينَ بَدَنَةً وَأَنَّ عَمْرًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ : أَمَا أَبُوكَ فَلَوْ كَانَ أَقْرَبَ بِالْتَّوْحِيدِ فَصُنْتَ وَكَصَلَفْتَ عَنْهُ نَفْعَهُ ذَلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ عاص بن وائلؓ نے جاہلیت میں سو اونٹ قربان کرنے کی نذر مانی تھی۔ ہشام بن عاص نے اپنے حصے کے پچاس اونٹ ذبح کر دیے۔ لیکن حضرت عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اگر تمہارا باپ توحید کا اقرار کرتا پھر تم اس کی طرف سے روزے رکھتے اور خیرات کرتے، تو اگلے ثواب مل جاتا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۲ نیک اولاد کی دُعاء، صدقہ جاریہ، اشاعتِ دین کے کام، مسجد اور مسافر خانہ کی تعمیر کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ مَا يَخْلِفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ ثَلَاثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ وَصَلَّةٌ تَجْرِي يُلْقَاهُ أَجْرُهَا وَعِلْمٌ يَعْمَلُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حَبَّانَ وَالتَّيْمِيُّ (۲)

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”آدمی کی وراثت میں سے تین چیزیں بہترین ہیں۔ ۱۔ نیک اولاد، جو اس کے لئے دُعاء کرے۔ ۲۔ صدقہ جاریہ، جس کا اجر اسے ملتا رہے۔ ۳۔ اس کو سکھایا ہوا علم، جس پر لوگ اس کی موت کے بعد عمل کریں۔“ اسے ابن ماجہ، ابن حبان اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ أَسْأَلُ: صَلَاقَةً جَارِيَةً أَوْ عِلْمٌ يُنْفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مرنے کے بعد انسان کے اعمال (کے ثواب کا سلسلہ) منقطع ہو جاتا ہے لیکن تین چیزوں کا ثواب میت کو پہنچا رہتا ہے۔ پہلا صدقہ جاریہ، دوسرا لوگوں کو فائدہ دینے والا علم، تیسری نیک اولاد جو میت کے لئے دعا کرے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَنَشَرَهُ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ وَمُصْحَفًا وَرَثَةً أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ نَيْسًا لِابْنِ السَّبِيلِ بَنَاهُ أَوْ أَجْرًا أَوْ صَلَاقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِي صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حُرَيْمَةَ وَالتَّيْهَقِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مومن آدمی کے مرنے کے بعد جن اعمال اور نیکیوں کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے اس میں (۱) وہ علم ہے جو اس نے لوگوں کو سکھایا اور پھیلایا (۲) نیک اولاد ہے جو اس نے اپنے پیچھے چھوڑی (۳) قرآن کی تعلیم ہے جو لوگوں کو سکھائی (۴) مسجد ہے جو تعمیر کرائی (۵) مسافر خانہ ہے جو بنوایا اور (۶) وہ صدقہ ہے جو اپنے مال سے بحالت صحت اپنی زندگی میں نکالا ان سب اعمال کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد (ازخود) ملتا رہتا ہے۔“ اسے ابن ماجہ ابن خزمہ اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَسَمْتُ يَتِيمًا فَهَلْ يُكْفَرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ مَاجَةَ (۳) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ ”میرا باپ وصیت کئے بغیر فوت ہو گیا ہے اور مل چھوڑا ہے۔ میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کے گناہ معاف ہوں گے؟“ آپ نے فرمایا ”ہاں۔“ اسے احمد مسلم نسائی ابو داؤد ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّيْ مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ إِنْ قُلْتَ فَأَتَى صَاعَةً أَفْضَلَ! قَالَ: سَقَى الْمَاءَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ (۴) (حسن)

۲- صحیح سنن ابن ماجہ للالبانی الجزء الاول رقم الحديث ۱۹۸

۱- مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحديث ۱۰۰۱

۳- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الثانی رقم الحديث ۳۴۱۳

۴- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الثانی رقم الحديث ۳۴۲۵

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ ! ”میری ماں فوت ہو گئی ہے کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟“ آپ نے فرمایا ”ہاں!“ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ ”کون سا صدقہ بہتر ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”پانی پلانا۔“ اسے احمد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۳ اولاد کے نیک اعمال کا ثواب نیت کے بغیر از خود والدین کو پہنچتا رہتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الْوَجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنْ وَلَّيْتَهُ مِنْ كَسْبِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سب سے پاکیزہ تر کھانا جو آدمی کھاتا ہے وہ اس کی (ہاتھوں کی) کمائی ہے اور آدمی کی اولاد اس کی کمائی ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۳ دُعاء میت کے لئے نفع بخش ہے۔

میت کے لئے زندوں کی طرف سے بہترین تحفہ استغفار ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْبَيْتِ فَيَدْعُو لَهُمْ فَسَأَلَتْهُ عَائِشَةُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَدْعُو لَهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بیچ (مدینہ کا قبرستان) تشریف لے گئے اور اہل بیچ کے لئے دُعاء فرمائی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اہل بیچ کے لئے دُعاء کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْفَرِيقِ الْمُنْعَوْتِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ فَبِإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيَدْخُلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَهْشَالَ الْجِبَالِ وَإِنْ هَدِيَةِ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْإِسْتِغْفَارُ لَهُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قبر میں میت کی مثل

دوبنے والے اور فریاد کرنے والے کی طرح ہے جو اپنے ماں باپ، بھائی یا کسی دوست کی دعاء کا شکر رہتا ہے جب اسے دعاء پہنچتی ہے تو اسے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ بے شک اہل دنیا کی دعاء سے اللہ تعالیٰ اہل قبور کو پھاڑوں کے برابر اجر عطا فرماتا ہے۔ مردوں کے لئے زندوں کا بہترین تحفہ ان کے لئے استغفار کرنا ہے۔“ اسے بیہقی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ لِرَجُلٍ لِّلرَّجَّةِ لِّلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ يَقُولُ يَا رَبِّ أَنْتَ لِي هَلِيهِ فَيَقُولُ يَسْتَغْفِرُ وَلَكَ لَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ عزوجل جنت میں نیک آدمی کا درجہ بلند فرماتا ہے۔“ تو آدمی عرض کرتا ہے ”یا اللہ! یہ درجہ مجھے کیسے حاصل ہوا؟“ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”تیرے بیٹے نے تیرے لئے استغفار کیا ہے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

میت کی طرف سے فرضی روزے رکھنے باقی ہوں اور ورثاء روزے رکھیں، تو میت کی طرف سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۶

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر روزے رکھنے باقی ہوں، تو اس کا وارث روزے رکھے۔“ اسے بخاری، مسلم اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

میت کی طرف مانی ہوئی شرعی نذر اولاد پوری کر دے، تو میت کو اس کا ثواب مل جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۷

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي نَذْرِ كَانَ عَلَى أُمِّهِ ، تَوَفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاقْضِيهِ عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی ماں کی نذر کے بارے میں سوال کیا جسے پورا کرنے سے پہلے وہ فوت ہو گئی تھی آپ نے فرمایا ”اپنی ماں کی طرف سے تم نذر پوری کرو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت نذر خلاف شروع ہو تو پوری نہیں کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۲۱۸ میت کی طرف سے ورثاء یا کوئی اور قرض ادا کرے، تو قرض ادا ہو جائے گا۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَبَى بِرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُصَلِّي عَلَيْهِ فَقَالَ ﷺ صَلُّوا عَلَيَّ صَاحِبِكُمْ فَإِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا. قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: هُوَ عَلَيَّ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری کا جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس کی نماز پڑھیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو اس پر قرض ہے (لہذا میں نماز میں پڑھوں گا)“ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”قرض میرے ذمہ رہا۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اپنا ورثہ وفا کرو گے؟“ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”پورا کروں گا۔“ تب آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۹ میت کی طرف سے قربانی کی جائے، تو اس کا ثواب میت کو پہنچ جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَفَّلَتْ إِذَا ذُكِرَ أَنْ يُضْحَى، اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ سَعِيْنَيْنِ أَقْرَبَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْنَيْنِ فَذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ أَمَّتِهِ، مِنْ شَهْدَةِ اللَّهِ التَّوْحِيدِ، وَشَهِدَ لَهُ بِالدَّلَاغِ. وَذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَعَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ. (۲) (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو مینڈھے خریدتے مولے تازے، سینگ والے، چنگبرے اور خصی۔ ان میں سے ایک اپنی اُمت کے ہر اس آدمی کی طرف سے کرتے جو اللہ کی توحید اور رسول کی رسالت کی گواہی دیتا ہو اور دوسرا محمد اور آل محمد کی طرف سے ذبح فرماتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۰ مرنے والے پر حج فرض ہو یا مرنے والے نے حج کی نذر ملنی ہو اور اس کے ورثاء میں سے کوئی اس کی طرف سے حج کرے، تو فرض یا نذر پوری ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۲۲۱ میت کی طرف سے حج یا عمرہ کیا جائے، تو ثواب میت کو پہنچ جاتا ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ أُمَّي

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ ہینہ کی ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ”میری ماں نے حج کی نذر ملنی تھی، لیکن حج کرنے سے پہلے ہی فوت ہو گئی، کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کروں؟“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”ہاں! اس کی طرف سے حج ادا کرو (یعنی اسے ثواب مل جائے گا) اور ہاں سنو! اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا، تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟“ اس نے عرض کیا ”ہاں!“ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اللہ کا قرض (یعنی نذر) ادا کرو، کیونکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱۔ میت کو ثواب پہنچانے کے لئے پہلے دن، تیسرے دن (رسم قل) ساتویں دن، دسویں دن، چالیسویں دن کھانے کا اہتمام کرتا۔

۳ میت کو ثواب پہنچانے کے لئے ہر جمعرات کھانا تقسیم کرتا۔

۴ سال پورا ہونے پر کھانا تقسیم کرنا۔

۵ غرنے والے کا اپنے یوم وقت پر کھانا کھانے یا قرآن خوانی کرانے کی وصیت کرنا۔

۶ اُجرت پر یا بلا اُجرت قرآن خوانی کرائیا نفل پر دھواں۔

۷ میت کا اپنی جائداد سے قرآن خوانی کروانے یا کوئی دوسری غیر مستنون عبادت (نوافل وغیرہ) کروانے۔

لئے رقم دینے کی وصیت کرنا۔

۸۔ میت کی طرف سے شعبان، رجب اور رمضان میں خاص طور پر صدقہ خیرات کرنے یا کھانا تقسیم کر۔

کا اہتمام کرتا۔

۹ برسی مٹانا اور برسی کے موقع پر قرآن خوانی کروانا، کھانا یا مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنا۔

۱۰ قرآن پڑھ کر ثواب مُردوں میں تقسیم کرنا۔

۱۱ بسم اللہ کا قرآن پاک ختم کرنا۔ بیچ آیات تلاوت کرنا۔ جنوں پر ستر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھنا۔

۱۳ آیت کریمہ کی رسم (چادر بچھا کر تمغیوں پر سوا لاکھ مرتبہ "بسم اللہ" یا "لا الہ الا اللہ" پڑھنا) ادا کرنا۔

۳ میت کو ٹوا بیچ چکے تھے مے مے دل

۱۳ تدفین کے وقت ہفتہ الہی الخیر علیہ السلام کی تلاوت کرنا یا ہود کے کلمات وغیرہ تقسیم کرنا۔

الكتاب الثاني في بيان حكمه

ہماری دعوت پیہ کر !

رسول اکرم ﷺ نے امت کو جس بات کا حکم دیا ہے یا جسے خود کیا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے اسے من و عن اسی طرح کیجئے اور جس بات سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے رک جائیے ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (۷:۵۹)

”جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔“

(سورہ حشر، آیت نمبر ۵)

رسول اکرم ﷺ نے دین کے معاملے میں جو کام ساری حیات طیبہ میں نہیں کیا وہ کام اپنی مرضی سے کر کے اللہ کے رسول ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ (۱:۴۹)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کے آگے نہ بڑھو۔“ (سورہ حجرات، آیت نمبر ۱)

رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور اتباع کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت اور اتباع کر کے اپنے اعمال برباد نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ (۳۳:۴۷)

”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو اور (کسی دوسرے کی اطاعت کر کے) اپنے اعمال برباد نہ کرو۔“ (سورہ محمد، آیت نمبر ۳۳)

جو حضرات ہماری اس دعوت سے متفق ہوں
ہم ان سے تعاون کی درخواست کرتے ہیں !

نَفْهِ السُّنَّةِ

کے مطبوعہ حصے

- ۱۔ کتاب التَّوْحِيدِ (اردو - انگریزی - سندھی - پنجابی)
- ۲۔ کتاب الطَّهَارَةِ (اردو - انگریزی - سندھی - پنجابی)
- ۳۔ کتاب الصَّلَاةِ (اردو - سندھی - پنجابی)
- ۴۔ کتاب الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ (اردو - سندھی)
- ۵۔ کتابُ الدُّعَاءِ (اردو - سندھی)
- ۶۔ کتابُ الصَّیَّامِ (اردو - انگریزی - سندھی)
- ۷۔ کتابُ الْجِهَادِ
- ۸۔ کتابُ الزَّكَاةِ (اردو - انگریزی - سندھی)
- ۹۔ کتابُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ (اردو - سندھی)
- ۱۰۔ کتابُ النِّكَاحِ (اردو)
- ۱۱۔ کتابُ الطَّلَاقِ (اردو)

- | | |
|---|-------------------------------------|
| ۱۔ کتاب اتباع السنۃ
(پنجابی) | ۳۔ کتاب الجہاد
(انگریزی - سندھی) |
| ۲۔ کتاب الصلۃ
(انگریزی) | ۵۔ کتاب الجنۃ والنار
(اردو) |
| ۳۔ کتاب الحج والعمرة
(انگریزی - سندھی) | ۶۔ کتاب الشفاعۃ
(اردو) |



HADITH PUBLICATIONS
2- SHISH MAHAL ROAD, LAHORE
Ph 7232808